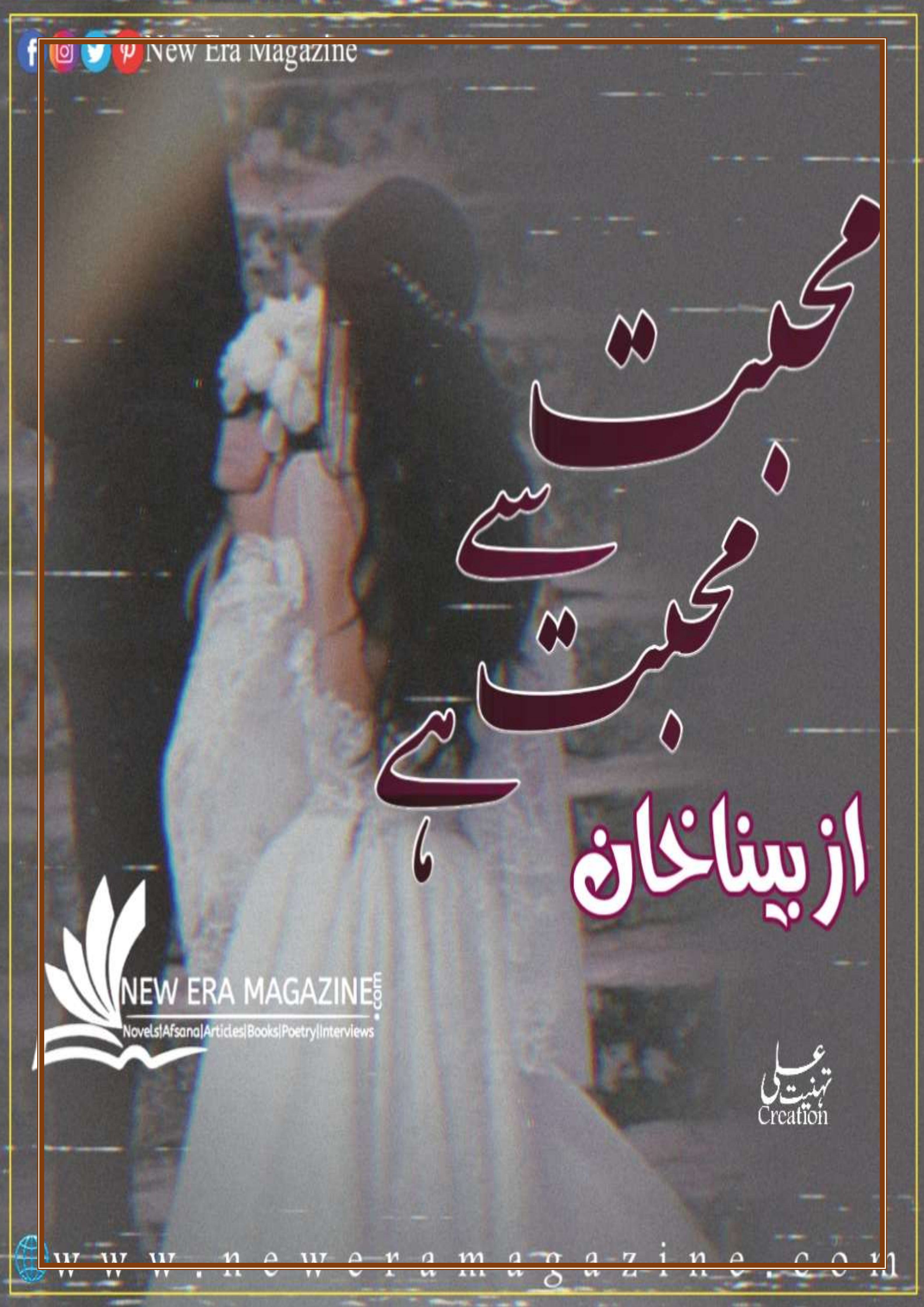
New Era Magazine
محبت سے محبت ہے
از بینا خان
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تہنیت علی
Creation
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت سے محبت ہے

از بینا خان

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سردیوں کے دن تھے سب لوگ اس وقت خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔لیکن وہ اس وقت اپنے کمرے کی بالکنی پہ کھڑا سگریٹ پہ گریٹ پھونکتا اپنے گزرے وقت کو یاد کر رہا تھا بار بار اس کو دو بھیگی آنکھیں یاد آتیں اور دل خود سے سوال کرتا۔

کیا وہ مجھے معاف کر دے گی؟؟؟

دل و دماغ میں عجب بے چینی سی تھی تو وہ اٹھ کے واپس اپنے بیڈ پہ آگیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن پھر بھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج اس کا انٹرویو تھا وہ بہت اکسائٹڈ تھی۔وہ ویسے ہی بہت لیٹ ہو گئی اور پھر آگے سے ٹریفک جام وہ جی بھر کے بد مزا ہوئی وہ ابھی پریشان ہی ہو رہی تھی کہ اس کا سیل بجا۔

اسلام و علیکم۔۔

دوسری طرف سے فون رکھ دیا گیا۔

عجیب بندہ ہے فون کرتا ہے اور کچھ بولتا بھی نہیں۔۔

وہ بڑبڑائی اتنے میں ٹریفک بھی کھل گیا اور اس نے شکر کا سانس لیا۔

دسمبر کا مہینہ تھا بوسٹن میں کافی ٹھنڈ ہو رہی تھی وہ اس وقت سڑک کے کنارے پہ چل رہی تھی اردگرد سے بے گانہ کہ کوئی اسے دیکھ کے کتنا حیران ہوا ہے کتنا خوش ہے اسے ایک سال بعد دیکھ کے وہ اس سے بات کرنے کو آگے ہی بڑھا تھا کہ گاڑی میں سے ایک لڑکی اتری اور اسے اپنے ساتھ لے گئی وہ کتنی ہی دیر تک اس جگہ کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ گئی تھی۔

ائیر پورٹ پہ اس وقت کافی گہما گہمی تھی اس کی آج دبئی میں میٹنگ تھی۔وہ اور اس کا دوست اس وقت ائیرپورٹ پہ موجود تھے۔

وہ ویٹنگ روم میں بیٹھے تھے کہ اس کا سیل بجا وہ شہیر کو بتا کے کال سننے باہر آیا کال ختم ہوئی تو پیچھے سے اس کے ایک اور دوست نے آواز دی۔

ارے وجدان کہاں گم ہو یار۔۔۔

بس یار آفس میں کام بہت ہے آج بھی میٹنگ کے سلسلے میں دبئی جا رہا ہوں۔

اوہ۔۔۔۔

ہاں تم سناؤ یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟

وہ کچھ رسمی باتوں کے بعد انہوں نے الوداع لی اتنے میں فلائیٹ کا اعلان بھی ہو گیا شہیر بھی ویٹنگ روم سے نکل کے آیا۔

کہاں تھے یار۔۔

ایک دوست مل گیا تھا۔

اس نے مختصراً بتایا اور وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔

جہانگیر حیدر ملک کے جانے مانے بزنس مین تھے اور ان کی بیوی مہرالنساء بیگم تھیں جو کے بہت ہمدرد اور سلجھی ہوئی خاتون تھیں ان دونوں کے دو بچے تھے وجدان اور وانیہ انہوں نے دونوں کی ہی پرورش بہت اعلیٰ انداز میں کی تھی۔

وجدان نے ایم بی اے کیا تھا اور اب اپنے بابا کے ساتھ ان کے بزنس کو سنبھالتا تھا۔وانیہ ابھی پڑھ رہی تھی۔وجدان بہت خاموش طبع بندہ تھا اور سلجھی ہوئی نیچر کا تھا 6 فٹ سے نکلتا قد،کالی مگر چمکدار آنکھیں، کالے سلکی بال،سنہری رنگت،مردانہ وجاہت لیے 30 سالہ وجدان بے حد ہینڈسم تھا۔بہت سی لڑکیوں نے اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا پر اس نے سہولت سے انکار کر دیا۔

وہ آفس پہنچی تو وہاں انٹرویو دینے والوں کی لائن لگی ہوئی تھی۔وہ ویٹنگ روم میں جا کے بیٹھ گئی اور اپنی باری کا انتظار کرنے لگی وہ ارد گرد کا ہی جائزہ لے رہی تھی کہ اس کا سیل بجا نمبر شناسا دیکھ کر اس نے کال ریسیو کی۔

کیسی ہو ثنا؟؟

میں ٹھیک ہوں تم سناؤ۔۔

یار انٹرویو دینے آئی ہوئی ہوں پر یہاں تو انٹرویو دینے والوں کا ہجوم لگا ہوا ہے۔

تو تمہیں ضرورت کیا ہے جاب کی تمہارے بابا کا اپنا آفس ہے۔

ہاں ہے بٹ یار میں اپنے own پہ کچھ کرنا چاہتی ہوں۔

ہمم۔۔۔۔اوکے best of luck

ایک دو باتوں کے بعد اس نے کال منقطع کر دی۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

تم اس وقت کہاں جا رہی تھی ہاں؟ٹھنڈ دیکھی ہے اور تمہاری طبیعت بھی نہیں ٹھیک۔

بس دل چاہ رہا تھا واک کا۔

What are u mad???

جینی کو زور کا جھٹکا لگا۔

اتنی ٹھنڈ میں واک کا دل چاہ رہا تھا تمہارا؟؟

ہاں۔۔

اس نے کہا تو جینی خاموش ہو گئی۔

روشنی تم سب کچھ بھول کیوں نہیں جاتی یہاں آنا بھی تو تمہارا اپنا فیصلہ تھا۔

روشنی ہنوز سر جھکائے ہوئے تھی۔

ہاں میرا ہی فیصلہ تھا یہاں آنا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ میں اس سے بہت دور چلی جاؤں لیکن تم جو کہتی ہو نا کہ سب بھول جاؤ تو وہ میں چاہ کے بھی بھول نہیں سکتی اور اس کے لیے میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔

اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں جینی اسے بے بسی سے دیکھ کے رہ گئی۔

وہ اور شہیر آگے بڑھے کہ شہیر کو کوئی نظر آیا۔

میں ابھی آتا ہوں۔۔

کہہ کر وہ چلا گیا وہ سیل یوز کرتے ہوئے جا رہا تھا کہ کوئی اس سے آ کے ٹکرایا۔

اوہ سنبھل کے مس۔۔

وجدان نے اسے بازوؤں سے تھام کر گرنے سے بچایا اس لڑکی کا چہرہ رونے کی وجہ سے گلابی ہو رہا تھا اس نے صرف ایک بار نظر اٹھا کے وجدان کو دیکھا۔

تھینک یو۔۔

کہتے ساتھ وہ چلی گئی پر وجدان اپنی جگہ سے ہلنا بھول گیا۔

یہ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ وہ خود بھی نہ جان پایا تھا۔

چلیں۔۔؟

شہیر نے آکے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا وجدان ایک دم ہوش میں آیا۔

ہا۔۔ہا۔۔ہاں۔۔۔

are you ok wajdaan?

شہیر اگر میں نہ جا سکوں تو؟؟

کیا ہوگیا ہے تمہیں وجدان ابھی تک تو تم ٹھیک تھے اچانک کیا ہوگیا؟

شہیر یک دم پریشان ہو اٹھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ۔۔۔۔۔۔

وجدان نے اس طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ گئی تھی۔

کیا؟؟

شہیر نے اس سمت دیکھا۔

کچھ نہیں۔۔

وجدان کو ایک دم احساس ہوا کہ وہ اس وقت کہاں ہے۔

چلو چلیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج تین دن ہو گئے تھے اسے دبئی آئے ہوئے اور ان تین دنوں میں وہ ان انکھوں کو بھلا نہ پایا تھا اسے خود بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ اس کے بارے میں اتنا کیوں سوچ رہا ہے جس کے بارے میں وہ جانتا تک نہیں ہے۔

میٹنگ وغیرہ نمٹا کر وہ واپس ہوٹل میں آیا جہاں وہ اور شہیر ٹھہرے ہوئے تھے اپنے روم آیا اور فوراً چینج کر کے وہ لیٹ گیا کچھ دیر ہوئی

تھی آنکھیں موندے ہوئے کہ وہ آنکھیں پھر ڈسٹرب کرنے لگی کہ اتنے میں بابا کی آئی۔

اسلام وعلیکم بابا کیسے ہیں آپ؟؟؟

میں ٹھیک الحمداللہ میرے بچے تم سناؤ۔۔

وہ خوشگوار موڈ میں بولے۔

جی بابا ٹھیک ہوں۔۔

میٹنگ کیسی رہی؟؟

جی بابا میٹنگ بہت اچھی رہی بہت جلد مثبت جواب بھی مل جائے گا۔

اس نے بتایا۔

ہمم۔۔۔ویری گڈ میرے بیٹے مجھے فخر ہے تم پہ ایسے ہی دل لگا کے کام کرو۔۔

تھینک یو بابا۔

وہ خوشی سے بولا۔

سو بیٹا اب کب واپسی ہو رہی؟؟

انشاللہ کل بابا۔۔

اوکے بیٹا فی امان اللہ۔۔۔

بابا سے بات کرنے کے بعد اس کا ذہن کچھ حد تک بہل گیا تھا۔

ﷺ

اس کی باری آئی تو وہ اٹھی اور دروازہ نوک کیا اندر سے کم ان کی آواز پہ اس نے دروازہ کھولا۔

جینی اسے لے کر گھر آگئی۔

میں کچھ بناتی ہوں دونوں مل کے کھانا کھائیں گے۔

نہیں میرا دل نہیں ہے۔۔

وہ کہہ کر اپنے کمرے میں جانے لگی۔

بلکل نہیں۔۔۔

جینی نے ہاتھ پکڑ کے چیئر پہ بٹھایا۔

جینی پلیز۔۔۔۔۔

چپ کرو تم میں کچھ نہیں سنوں گی۔

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

اور ویسے بھی غلطی تمہاری نہیں ہے جو تم آئے دن بیٹھ کے یہ سوگ منا تی ہو۔

میں اس ٹاپک پہ بات کرنا نہیں چاہتی۔۔

کیوں۔۔۔؟؟؟کیوں نہیں کرنا چاہتی روشنی؟؟؟

وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

دیکھو وہ شخص جس کے لیے آج تک تم بیٹھ کے رو رہی ہو اس نے کیا کیا تمہارے ساتھ نہ تم پہ اعتبار کر سکا نہ بھروسہ۔۔۔

وہ ہنوز سر جھکائے بیٹھی تھی۔

ایسے شخص کو تو دل و دماغ سے نکال باہر کرنا چاہیے اور تم ابھی بھی اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائے بیٹھی ہو بتا سکتی ہو ایسا کیوں ہے روشنی؟؟

وہ اٹھ کے جانے لگی تو جینی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

ایسے نہیں روشنی مجھے جواب چاہیے ایک طرف تم کہتی ہو معاف نہیں

کرو گی اسے اور دوسری طرف اس کی یاد کو دل سے لگائے بیٹھی ہو کیوں؟؟؟؟؟؟

کیونکہ محبت کرتی تھی اس سے محبت کرتی ہوں اس سے اور کرتی رہوں گی اس کی ہر بے وفائی کے باوجود۔۔۔

وہ پھٹ پڑی۔

تم کہتی ہو اسے دل و دماغ سے نکال باہر کروں تو یہ بتاؤ کہ دل و دماغ کے بغیر کوئی زندہ رہ سکتا ہے؟؟وہ میری زندگی کا حصہ تھا ہے اور ہمیشہ رہے گا کیونکہ زندگی سانس کے بغیر ممکن نہیں اور وہ تو میری ہر سانس میں بسا ہے۔اس سے نفرت کرنا مجھے آج بھی نہیں آیا اور اس سے محبت کیے جانا میرے بس میں نہیں۔۔ہاں میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی لیکن اسے بھلانا۔۔۔۔

وہ بے تحاشہ رو رہی تھی جینی نے اسے بولنے دیا وہ یہی چاہتی تھی کہ وہ اپنے اندر کی گھٹن کو باہر نکال دے جینی اس کے قریب آئی اور پانی کا گلاس اس کے ہونٹوں سے لگایا وہ جینی کے گلے لگ کے رونے لگی۔

وہ آج آفس جلدی آگیا تھا آج آفس میں کافی رش تھا کیونکہ آج بہت سے لوگ انٹرویو دینے آئے تھے انٹرویو لیتے لیتے کافی دیر ہوگئی تھی پر اسے اب تک ڈھنگ کا بندہ نہیں مل سکا تھا اپنی کمپنی کے لیے۔

دروازہ نوک ہوا کم ان یہ کہہ کر اس نے آنے والے کو دیکھا اور اسے دیکھ کر وہ شاکڈ رہ گیا۔

جینی نے اسے زوری کھانا کھلایا اور اس کے کو سلا کے اس کے روم سے باہر آئی۔

وہ خود بھی اپنی دوست کے لیے بہت پریشان تھی لیکن چاہ کے بھی کچھ نہ کر سکتی تھی۔

صبح روشنی جاب کے لیے نکلنے لگی تو جینی نے آواز دی۔

ناشتہ ریڈی ہے روشنی ناشتہ کر کے جاؤ۔۔

یار پہلے ہی لیٹ ہو رہی ہوں۔۔

وہ کل کے مقابلے میں بہت فریش لگ رہی تھی۔

کوئی لیٹ نہیں ہو رہی تم آجاؤ۔۔

وہ چیئر پہ آ کے بیٹھی اور ناشتہ کرنے لگی۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ جانے لگی تو جینی نے کہا۔

روشنی اپنے لیے نہیں تو دوسروں کے لیے جینا سیکھو ان لوگوں کے لیے جو تم سے پیار کرتے ہیں۔

اس نے محض سر ہلایا اور چل دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ جسے وہ پندرہ دن تک بھولا نہیں وہ یوں اس کے سامنے آجائے گی اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ایک لڑکی کو دیکھ کے وہ کیوں بے خود ہو رہا ہے حالانکہ اس کے سرکل میں بہت سی خوبصورت لڑکیاں تھیں لیکن ایسا اس نے کسی کے لیے محسوس نہیں کیا تھا پھر صرف اسے دیکھ کے کیوں؟

لیکن اس کیوں کا جواب اس کے پاس نہ تھا۔

وہ اسے دیکھ کے ایک دم ہوش کی دنیا میں آیا۔

ہیو آ سیٹ مس۔۔۔

روشانے۔۔

روشانے نے ڈیش فل کی۔

نائس نیم۔۔

وجدان نے مسکرا کے کہا۔

تھینک یو۔۔

وجدان نے اس کی فائل چیک کی روشانے کا تعلیمی ریکارڈ شاندار تھا۔

سو مس روشانے آپ کا کہیں اکسپیرینس ہے جاب کا؟؟

نو سر یہ فرسٹ ٹائم ہے۔

ہمم۔۔۔کوئی بات نہیں ہم یہ جاب آپ کو دے رہے ہیں آئی ہوپ کے آپ جلد کام سمجھ لیں گی۔

انشاللہ سر۔۔

وہ خوش ہوئی خوشی سے اس کا چہرہ دمک رہا تھا وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

کیا۔وہ اتنی خوبصورت تھی یا اسے لگنے لگی تھی اور اس کا جواب اسے یک لفظی حرف محبت میں ملا تھا۔

آپ کل سے جائن کر سکتی ہیں؟؟

اوکے سر اللہ حافظ۔۔

وجدان نے سر ہلایا۔

یہ تصور ہی اتنا خوش کن تھا کہ وہ اب اسے روز دیکھ سکے گا۔

وہ گھر آئی ماما کو دیکھ کے ان کے گلے لگی۔

اسلام و علیکم ماما۔۔

وعلیکم السلام میری گڑیا انٹرویو کیسا رہا؟؟

بہت زبردست ماما مجھے جاب مل گئی ہے کل سے آفس جوائن کرنا ہے۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے بابا کو بتایا آپ نے؟؟

جی ماما ان کو کال کر کے بتایا تھا۔

خوب ترقی کرو بیٹا۔

انہوں نے روشانے کا ماتھا چوما۔

ماما اب تو بھوک لگ رہی ہے۔

تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں۔۔

کہہ کر وہ چلی گئیں روشانے اپنے کمری کی طرف چل دی۔

وہ گھر آیا فریش ہو کے وہ سیدھا لان میں آگیا کیونکہ شام کی چائے عموماً لان میں پی جاتی تھی وہ لان میں آیا تو وانیہ اور ماما بابا باتیں کر رہے تھے اسے آتا دیکھ کر تینوں خاموش ہوگئے ماما اس کے لیے چائے بنانے لگیں۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں بھئی؟؟

بس کچھ خاص نہیں آؤ چائے پیو۔۔

ماما نے ٹالا وانیہ نیچے منہ کر کے مسکرا رہی تھی وجدان نے اسے دیکھا۔

وانی تم بتاؤ۔۔

کک کیا کیا بھائی؟؟

وانیہ بوکھلائی۔

ایسی کیا بات ہے جس کی پردے داری ہو رہی ہے۔

جلدی کیوں ہو رہی ہے بھائی بہت جلد پتا چل جائے گی بات۔۔

وانیہ معنی خیزی سے بولی وجدان نے اسے گھورا تو وہ مسکرا کے چائے پینے لگی۔

رات کو کھانا کھانے کے بعد اس کی عادت تھی واک کرنا وہ واک کر کے آیا تو ماما بابا اس وقت تک اپنے کمرے میں جا چکے تھے وانیہ لاؤنج میں ٹی وی دیکھ رہی تھی وہ وہی چلا آیا۔

کیا دیکھ رہی ہو گڑیا؟؟

کارٹونز۔۔

اتنی بڑی ہوگئی ہو اور ابھی بھی حرکتیں بچوں والی ہیں۔

وجدان نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

کس نے کہا بڑی ہوں میں ابھی چھوٹی سی تو ہوں میں ویسے بھی کارٹونز

معصوم لوگ دیکھتے ہیں یہ بھی میری طرح معصوم ہیں۔۔

وجدان ہنسا۔

تو ایک کیا کام کیا کرو نہ تم ان کارٹونز کی جگہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ لیا کرو کارٹونز دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔۔

کہہ کر وہ ہنسنے لگا وانیہ نے منہ بنا لیا۔

جائیں میں نہیں بولوں گی اب آپ سے۔۔

اوہ ہو میری بہن تو ناراض ہو گئی تو اب بتاؤ کیسے مانے گی۔

وانیہ ایک دم سیدھی ہوئی۔

وعدہ کریں کل شاپنگ پہ لے کے چلیں گے۔۔

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

کل۔۔۔۔کل تو میں بزی ہوں۔

پتا تھا مجھے۔۔۔

وانیہ کا پھر منہ بنا۔

اوکے بابا اوکے آفس سے آ کے لے جاؤں گا شاپنگ پہ شام میں تیار رہنا۔۔

وانیہ خوش ہوئی۔

وعدہ کریں۔۔

وجدان ہنس دیا اور اپنا ہاتھ س کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔

وعدہ۔۔۔اچھا گڑیا یہ تو بتاؤ کہ تم تینوں کیا پلاننگ کر رہے؟؟

وہ رازداری سے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کیوں بتاؤں؟؟؟

بہنا ہو نا۔۔۔

وہ پیار سے بولا۔

اوکے بتاتی ہوں ماما بابا آپ کی شادی کا سوچ رہے ہیں اور لڑکی دیکھ رہے ہیں جو میرے ہینڈسم بھائی کے ساتھ اچھی لگے۔۔

واااااٹ؟؟؟؟

وجدان کو شاکڈ لگا۔

اس میں شاکڈ ہونے والی کیا بات ہے بھائی ماما بابا آپ کی شادی کرنا چاہتے ہیں اس میں برائی کیا ہے؟

وانی پلیز تم ماما بابا کو ابھی منع کردو۔۔

بٹ۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔

پلیز ابھی کچھ نہ پوچھو۔۔

وہ اٹھ کے جانے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے۔۔۔

وہ خاموش ہوگئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ روم میں آکے بیڈ پہ لیٹ گیا دل و دماغ میں عجب بے چینی سی تھی جو وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا مائینڈ کو ریلکس کرنے کے لیے اس نے آنکھیں موندی تو پھر وہ آنکھیں اسے ستانے لگیں اس نے جھٹ آنکھیں وا کیں اور اٹھ بیٹھا دل میں خیال آیا کہ اپنے عزیز دوست شہیر سے شئیر

کرے اور اس نے ایسا ہی کیا۔

ہیلو شہیر۔۔

کیا ہوا وجدان سب خیریت ہے؟؟

ہاں سب خیریت ہے مجھے تم سے ایک بات شئیر کرنی ہے۔۔

وجدان بولا۔

ہاں ہاں بولو میں سن رہا ہوں۔۔

اور پھر وجدان نے گزرے ہوئے وہ دن اور اپنی فیلنگز سب شہیر کو بتا دیں دوسری طرف شہیر حیران تھا بہت دیر تک جب وہ نہ بولا تو

وجدان بولا۔

اب بولو بھی سو گئے کیا؟؟

ہاں۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں میں حیران ہوں تم بھی کسی لڑکی میں انٹرسٹ لے سکتے ہو۔مطلب یہ کہ جو سب لڑکیوں میں لیڈی کلر کے نام سے مشہور ہے اس لیڈی کلر کو بھی کسی سے محبت ہو سکتی ہے؟؟؟

شہیر ہنس کے بولا۔

محبت۔۔۔۔

وجدان چونکا۔

ہاں تو اور کیا اب جلدی سے بتاؤ کون ہے وہ خوش نصیب؟؟

شہیر نے پوچھا۔

خوش نصیب وہ نہیں میں ہوں۔۔

وہ ایک ٹرانس میں بولا آنکھوں کے آگے وہ پری چہرہ چھم سے لہرایا۔

اوئے ہوئے بھئی موصوف تو مجنوں کے مقابلا کو پہنچ رہے ہیں۔

شہیر ہنسا۔

وجدان جھینپا۔

اچھا بکو مت میں۔بزی ہوں پھر بات ہوگی۔

ہاں ہاں دوست تو اب ہوگئے دشمن اب ہمارے لیے ٹائم کہاں۔۔۔

شہیر نے چھیڑا تو وجدان نے ہنس کے سیل آف کردیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج کی صبح اس کے لیے بہت ہی خاص تھی اور آج وہ کسی بھی قیمت پہ لیٹ نہیں ہونا چاہتا تھا۔

وہ آفس پہنچا اور انٹرکام اٹھایا۔

نبیل ہماری نئ امپلوئے مس روشانے آ گئی ہیں؟؟؟

جی سر۔۔

گڈ ان کو میرے آفس میں بھیجو اور مسٹر مراد حسن کو بھی۔۔

اوکے سر۔۔

اب وہ بے صبری سے اس کا انتظار کرنے لگا اسے اس انتظار میں بھی مزا آرہا تھا۔

مے آئی کم ان سر؟؟

ایک نسوانی آواز آئی۔

یس کم ان۔۔

وہ سیدھا ہو بیٹھا وہ اندر آئی۔

آج وہ بے حد حسین لگ رہی تھی بلیک کلر کے ڈریس میں سیاہ گھنے بالوں کی پونی بنائے جیولری کے نام پہ صرف کانوں میں ائیررنگ اور ہاتھ میں بریسلیٹ پہنے میک اپ کے نام پر صرف نیچرل پنک لپسٹک لگائے اور آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ بے انتہا حسین لگی۔

بیٹھیں۔۔

اس نے خود کو کمپوز کیا۔

تھینک یو۔۔

وہ بیٹھی کہ اتنے میں مسٹر مراد بھی آگئے۔

مس روشانے یہ مسٹر مراد حسن ہیں اور یہاں کے انچارج ہیں اور مسٹر مراد یہ مس روشانے ہیں اس کمپنی کی نیو امپلائے۔مس روشانے یہ آپ کو یہاں کا سارا کام سمجھا دیں گے اور اگر پھر بھی کوئی پرابلم ہو تو آپ مجھ سے پوچھ سکتی ہیں۔

اوکے سر تھینک یو۔۔

وہ مسکرائی اور وجدان اس کی مسکراہٹ ہر مسکراہٹ سے خوبصورت لگی وہ اسے دیکھتا رہ گیا۔

آج جینی اور روشنی آؤٹنگ پہ آئیں تھیں اور یہ آؤٹنگ کا پروگرام جینی نے صرف روشنی کے لیے پلان کیا تھا۔

وہ لوگ گھومنے پھرنے کے بعد ایک ریسٹورنٹ میں آئے آرڈر دے کر جینی پوچھنے لگی۔

کیسا رہا آج کا دن؟؟

روشنی مسکرائی۔

بہت اچھا جینی کیونکہ یہ تم نے میرے لیے کیا اور میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ اب صرف اپنے سے جڑے لوگوں کے لیے جیوں گی ماما بابا بھائی اور تم اب جو بھی ہے یہ ہی ہے۔۔

ہمم گڈ بٹ اپنے لیے بھی جیو کسی کی بے وفائی کا بدلا خود سے تو نہ لو۔

ہمم ٹھیک کہتی ہو۔۔پتا ہے جب بھی ماما بابا کی کال آتی ہے وہ مجھے پاکستان آنے کا کہتے ہیں بٹ میں نہیں جا سکتی۔۔

کیوں پاکستان کیا اس کا خریدا ہوا ہے جو تم اس کے منع کرنے پہ وہاں

نہیں جاؤ گی۔

ایسی بات نہیں ہے وہ چاہتا تھا میں اس سے دور چلی جاؤں پتا اس نے مجھے کہا تھا کہ میں ایسے جزیرے پہ چلی جاؤں جہاں میرے علاوہ کوئی اور نہ ہو۔۔

وہ پھر افسردہ ہونے لگی۔

سو تم کیا اس کی وجہ سے اپنی فیملی چھوڑ دو گی؟؟پاگل ہو تم بالکل اور ہاں اب اداس ہونے کی ضرورت نہیں ورنہ اب کی بار میں نے ناراض ہو جانا ہے۔۔

وہ منہ بنا کے بولی تو روشنی مسکرائی۔

اوکے بابا نہیں ہوتی موڈ ٹھیک کرو اب تمہیں پتا نا مجھے منانا بالکل نہیں آتا۔۔

تم نہ مناؤ پھر بتاتی میں تمہیں۔۔

وہ مسکرا کے بولی تو روشنی بھی مسکرادی۔

وہ گھر آئی۔

اسلام و علیکم ماما بابا۔۔

وعلیکم السلام۔۔

کیسا رہا دن میری بیٹی کا۔۔؟

وہ جاوید آفندی کے پاس آکے بیٹھی تو وہ بولے۔

بہت بہت اچھا بابا وہاں کا اسٹاف بھی بہت اچھا ہے ایک دو سے تو میری دوستی بھی ہوگئی اور باس بھی اچھی نیچر کے ہیں۔

وہ تفصیلاً بتانے لگی تو ماما نے ٹوکا۔

روشی جاکے فریش ہوجاؤ پھر باقی کہانی سنانا اٹھو شاباش۔

اوکے ماما۔۔

وہ فوراً اٹھی اور فریش ہونے چل دی۔

روشانے جاوید آفندی اور شانزہ آفندی کی اکلوتی بیٹی تھی اس سے بڑا ایک بھائی تھا جو کہ آرمی میں تھا جاوید آفندی بھی آرمی میں کرنل کے

عہدے پر فائز تھے اور اب ریٹائر ہو چکے تھے۔روشانے بے حد خوب صورت تھی خاص کر اس کی سیاہ جھیل سی آنکھیں۔سرخ و سفید رنگت، لمبے سیاہ ریشمی بال اور خوبصورت سراپے کی مالک۔وہ ظاہری طور پہ ہی نہیں باطنی طور سے بھی بہت خوبصورت تھی۔

وعدے کے مطابق آج اسے وانیہ کو شاپنگ پہ لے کر جانا تھا وہ آفس سے آیا تو بے حد مسرور تھا۔وانیہ اسے کب سے نوٹ کر رہی تھی وہ گاڑی میں آکے بیٹھی تو بولی۔

کیا بات ہے بھائی بڑے خوش لگ رہے ہیں آج تو۔۔

آج سے مطلب میں تو ہمیشہ خوش رہتا ہوں۔۔۔

پر آج کچھ الگ ہے۔

کیا الگ ہے؟

وجدان ڈرائیو کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بولا۔

پتا نہیں پر۔۔۔۔۔۔کچھ تو ہے۔۔۔

تم اپنے چھوٹے سے دماغ پہ زیادہ زور نہ دو اور چپ کر کے بیٹھو۔۔
وجدان نے کہا۔وانیہ پھر منہ بنا کے بیٹھ گئی وجدان ہنس دیا۔

غزلیں شروع سے اس کی پسندیدہ رہی تھیں آج بھی وہ ایک پوئٹری بک کی ورک گردانی کر رہا تھا کہ محسن نقوی کے ایک شعر پہ اس کی نظریں رک گئیں۔

مجھے آج ایک اور بار دیکھ کے آزاد کر دے محسن

کہ میں تو آج بھی تیری پہلی نظر کی قید میں ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ شعر اسے بہت بھلا لگا وجدان نے کئی بار اس شعر کو پڑھا اور ہر بار یہ شعر پڑھنے پر اسے وہ یاد آئی۔۔۔

آج روشانے کو آفس آتے ایک ہفتہ ہوگیا تھا اور تین دن سے اس سے بات بھی نہ ہو پائی تھی کیونکہ وہ آؤٹ آف سٹی تھا کل اس نے روشانے سے بات کرنے کا فیصلہ کیا اور بیڈ پہ آ کے آنکھیں موند لیں۔ اسے پتا تھا کہ اب اس کا چہرہ اس اس کے خیالوں میں آنا ہے اب تو اسے عادت ہوگئی تھی اسے یوں دیکھنے کی اسے یوں محسوس کرنے کی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ صبح آفس آئی لنچ بریک ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ تھا کہ وجدان اس کے آفس میں آیا وہ ایک دم اپنی جگہ سے اٹھی۔

اسلام و علیکم سر۔۔

وعلیکم السلام مس روشانے کیسی ہیں آپ؟؟؟

الحمداللہ سر بالکل ٹھیک۔۔

وہ خوشدلی سے بولی اس کے ہونٹوں پر دل موہ لینے والی مسکراہٹ تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وجدان مسکرایا۔

گڈ۔۔۔

اس ایک ہفتے میں آپ نے اپنے آپ کو منوا لیا ہے بہت محنتی ہیں آپ۔۔

تھینک یو سر۔۔

ایک بات پوچھوں آپ سے؟؟؟

وجدان سوچ کے بولا۔

جی سر۔۔؟

آپ کو اپنا آفس کیسا لگا؟؟؟

سر بہت اچھا۔۔۔

آپ کو اپنے آفس کے لوگ کیسے لگے؟؟؟

سر بہت اچھے۔۔۔

وہ خوشی سے بولی۔

آپ کو اپنے باس کیسے لگے؟؟؟

سر بہت اچھ۔۔۔۔۔۔۔جی جی سر؟؟؟

وہ یک دم بوکھلائی۔

اس نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

کچھ نہیں۔۔۔

اور چل دیا پیچھے وہ بوکھلائی بوکھلائی سی اس جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وجدان اپنے آفس روم میں آیا وہاں شہیر پہلے سے موجود تھا وجدان اپنی دھن میں مگن تھا کہ شہیر کھنکھارا تو وجدان چونکا۔

تم کب آئے؟؟

وہ ریوالونگ چیئر پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

جب آپ اس روم سے غائب تھے اور مزید اطلاع کے لیے عرض ہے کہ تمہیں تب سے نوٹ کررہا ہوں جب سے آپ چلتے ہوئے مراقبے میں پہنچے ہوئے تھے۔۔

وجدان جھینپا۔

کیا تم بھی۔۔۔کہو کیسے آنا ہوا؟

بس یار سوچا اپنے غدار یار کو یاد کر لوں جو کسی دوشیزہ کے پیچھے اپنے پرانے دوست کو بھول گیا۔

وجدان ہنسا۔

تم کیا لڑکیوں کی طرح کمپلیکس کا شکار ہو رہے ہو۔۔

تو نہ ہوؤں؟؟؟

ہاں خود کی تو شادی ہونے والی ہے اور ہمیں روک رہا ہے۔

تو تو بھی کرلے نا منع کس نے کیا ہے تجھے بھجوادے رشتہ اس کے گھر پہ۔۔۔

ابھی نہیں یار کچھ ٹائم بعد۔۔

وجدان تو سریس ہے اس ریلیشن کے لیے یا جسٹ فار انجوائیمنٹ لے رہا ہے؟؟

are u crazy shaheer???

تم جانتے ہو میری نیچر کو کہ میں نے کالج اور یونی کے زمانے میں بھی اس طرح کے کام نہیں کیے۔۔میں یہ رشتہ دل سے نبھانا چاہتا ہوں رشتوں کے معاملے میں بہت ٹچی اور تھوڑا خودغرض بھی ہوں میں کہ جو میرا ہے وہ بس میرا ہے اور جو صرف میرا ہے اس کے اوپر پڑتی ہوئی ایک چھینٹ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔

اور اگر وہ لڑکی کہیں اور انگیجڈ ہوئی تو؟؟؟

اس کے بارے میں کبھی سوچا نہیں میں نے نا میں سوچنا چاہتا ہوں۔۔

پھر بھی یار۔۔۔اور اگر وہ کسی اور کو لائک کرتی ہو؟؟اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں جو امیر آدمیوں کو پھنسانے کے لیے ان سے چکر چلاتی ہیں اور۔۔۔۔

بس شہیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وجدان نے ہاتھ اٹھا کہ اسے چپ کروایا۔

وہ اور لڑکیوں جیسی نہیں ہے آئندہ اس کے لیے کچھ بولنے میں احتیاط برتنا۔

شہیر خاموش ہوگیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جینی روشنی سے باتیں کررہی تھی کہ جینی کا سیل بجا رالف کی کال تھی۔

رالف کی کال ہے میں آتی ہوں۔

جینی اٹھ گئی اور رالف کا نام سن کے اسے پھر ماضی یاد آنے لگا وہ ماضی کے دھندلکوں میں کھونے لگی کہ پاکستان سے بابا کی کال آگئی سلام دعا

کے بعد بابا پھر پاکستان واپس آنے کا کہنے لگے۔

بیٹا وہ شرمندہ ہے اپنے کیے پہ اس نے جو تم سے کہا وہ غلط فہمی میں کہا تھا اس کو ایک اور موقع دو۔۔

بابا یہ آپ کہہ رہے ہیں جس آدمی نے آپ کی بیٹی کو لوز کریکٹر سمجھا اپنی زندگی میں شامل کرنے کے بعد اسے زندگی سے جانے کو کہا اور آپ کہہ رہے ہیں میں اسے ایک موقع دوں؟؟

بیٹا مجھے پتا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں بٹ پلیز بیٹا۔۔

نہیں بابا میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ وہ پھر رونے لگی جاوید آفندی نے مایوس ہو کے فون رکھ دیا۔

روشی گھر آئی تو اسے پتا چلا کہ آج اس کا بھائی آرہا ہے وہ بہت اکسائیٹڈ تھی شام میں روشانے کا بھائی ولید آگیا تھا وہ بہت خوش تھی۔

اور بھئی گڑیا آج کل بڑا بزی ہوتی کہ بھائی کو فون کر کے بھی نہیں پوچھتی۔۔

رات کو کھانا کھانے کے بعد اس نے روشانے سے پوچھا۔

بس بھائی آفس کا کام اتنا ہوتا ہے ٹائم ہی نہیں ملتا تھک جاتی ہوں میں۔۔

اچھا اب بھیا کے لیے بھی ٹائم نہیں گڑیا کے پاس۔۔

سوری سوری بھیا اب سے دھیان رکھوں گی۔

وہ فوراً بولی تو ولید ہنسا۔

ماما جاب واب چھڑوائیں اس کی ہم اس کی شادی کردیتے۔۔

وہ ایک دم اچھل پڑی۔

کیوں کیوں بھائی مجھ سے بڑے آپ ہو تو شادی آپ ہی کی ہو گی پہلے۔۔

لو یہ کیا بات ہوئی بھئی خود ہی تو کہہ رہی ہو کہ میں تھک جاتی ہوں۔

تو اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ میں آپ لوگ میری شادی بھی پلان کر لیں۔

ولید ٹھیک کہہ رہا ہے لڑکا ڈھونڈنے میں بھی ٹائم لگے گا ابھی سے

ڈھونڈنا شروع کرنا پڑے گا۔۔

ماما تو ہتھیلیوں پہ سرسوں جما کے بیٹھ گئیں تھیں۔

ماما آپ بھی۔۔۔۔۔

وہ روہانسی ہو گئی تو ولید بولا۔

ارے بھئی میں مذاق کررہا تھا آپ لوگ سریس ہو گئے۔آجاؤ گڑیا باہر چلتے ہیں۔۔

اس نے روشانے کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سریس یہ مذاق تھا؟؟؟

ہاں یار اب چلیں۔۔

تو روشانے نے سکھ کا سانس لیا۔

6 ماہ ہو گئے تھے اسے جاب کرتے ہوئے اور وجدان سے اس کی سلام دعا ہو گئی تھی وجدان کا ارادہ اسے اب پرپوز کرنے کا تھا وہ یہی چاہتا تھا کہ روشانے اسے جان پہچان لے تبھی اتنے دن انتظار کیا پر اب۔۔۔

اب وہ سب کچھ اس سے کہنا چاہتا تھا جو وہ اس کے لیے فیل کرتا تھا بس یہی موقع کی تلاش تھی۔

آج وہ آفس آیا تو دیکھا روشانے کسی کے ساتھ گاڑی سے نکلی پتا نہیں کیوں اسے یہ سب بہت برا لگا آنے والے نے پتا نہیں کیا کہا کہ وہ زور سے ہنسی وجدان کو ایک دم غصہ آیا اور وہ تیزی سے وہاں چلا گیا اور انٹر کام اٹھا کے کہا۔

مس روشانے آگئی آفس؟؟

جی سر۔۔

فائن۔۔

اس نے کریڈل پٹخا تھوڑی دیر میں روشانے اس کے آفس میں آئی۔

سر یہ فائل کمپلیٹ ہوگئی ہے۔۔

یہاں رکھ دیں۔۔

وہ سر پکڑے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کے بیٹھا ہوا تھا۔

سر آر یو اوکے؟؟؟

ہمم۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ سوچتی جانے کو مڑی۔۔

روشانے۔۔۔

پیچھے سے وجدان نے پکارا۔

جی۔۔۔؟؟

وہ مڑی۔

تمہارے ساتھ ابھی باہر کون تھا؟؟؟

بھائی تھے میرے۔۔

وہ ایک دم سیدھا ہوا۔

رییلی؟؟؟

جی سر۔۔

روشانے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو نوٹ کر رہی تھی۔

پہلے کبھی دیکھا نہیں انہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی سر وہ آرمی میں میجر ہیں سو کم کم ہی آنا ہوتا ہے۔

اوہ اچھا اچھا۔۔

وہ ایک دم خوش ہوا۔

اب میں جاؤں سر؟؟؟

ہمم۔۔۔۔

وہ جانے کو مڑی تو اس نے پھر پکارا۔

ایک بات پوچھوں اگر برا نہ مانو تو۔۔؟

جی سر کہیے۔۔

آپ کہیں انگیج تو نہیں ہیں؟؟؟

نو سر بٹ آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں؟؟؟

وہ وجدان کو جانچتی نظروں سے بولی۔

ویسے ہی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہہ کر وہ چلی گئی پر وجدان کا دل چاہا وہ خوشی سے بھنگڑے ڈالے اس نے یہ خوشی شئیر کرنے کے لیے فون اٹھایا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

شہیر نے اس سے ڈائریکٹ رشتہ بھیجنے کو کہا کہ پرپوز کرنے پر وہ پتا نہیں کیا سوچے اس نے ماما بابا سے روشانے کے حوالے سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

گھر آ کے وہ فریش ہوا جہانگیر حیدر تو بزنس کے سلسلے میں آؤٹ آف سٹی تھے اس نے ماما سے بات کرنے کا فیصلہ کیا اور سیدھا ان کے روم آیا۔

ماما کچھ بات کرنی ہے آپ سے۔۔

ہاں بیٹا کہو۔۔

وجدان نے ماما کو بیڈ پہ بٹھایا اور خود ان کے پاس نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔

ماما وہ۔۔۔۔۔

وہ رکا۔

ہاں بولو بیٹا۔۔

اس نے ماما کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما۔

ماما اگر میں کہوں کہ مجھے کوئی پسند ہے تو۔۔۔

مہرالنساء بیگم مسکرائیں۔

ہمم۔۔۔اچھا جی تو میرے بیٹے کو کوئی پسند آ ہی گئی۔۔

وہ جھینپا۔

کون ہے وہ لکی لڑکی جس کو میرے بیٹے نے پسند کیا ہے؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماما اس کا نام روشانے ہے۔۔

وہ ٹھہر ٹھہر کے بتانے لگا اور پھر وہ انہیں سب کچھ بتاتا چلا گیا۔

مہرالنساء مسکرائی۔۔

تو کب ملوا رہے ہو میری بہو سے۔۔؟

ماما میں نے اب تک اسے نہیں بتایا ہے میں ڈائیریکٹ رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں کل آفس چلیں تو میں آپ کو ملواؤں گا اس سے بٹ پلیز آپ یہ

شو نہ کرنا کہ آپ اس سے ملنے ہی آئی ہیں۔۔

وہ لجاجت سے بولا تو ماما ہنسیں۔

اوکے جان نہیں کرتی شو بس خوش۔

ماما نے اس کا ماتھا چوما۔

تھینک یو تھینک یو ماما۔۔

اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا مہرالنساء نے دل ہی دل میں اس کی خوشیاں ہمیشہ قائم و دائم رکھنے کی دعا کی۔

وجدان ماما کو آفس لے کر آیا تھا وہ اس کے آفس میں بیٹھی تھیں۔

کچھ منگواؤں آپ کے لیے؟؟؟

نہیں بیٹا۔۔۔ابھی تک آئی نہیں وہ؟؟

آتی ہو گی ماما۔

وجدان ہنسا۔

تھوڑی دیر میں دروازہ نوک ہوا۔

یس کم ان۔۔

وجدان بولا اور روشانے اندر آئی ماما نے بھی مڑ کے دیکھا روشانے ڈارک گرین کلر کے ڈریس میں آدھے بالوں میں کیچر لگائے باقی بالوں کو کھلا چھوڑے ہاتھوں بریسلیٹ جو وہ ہمیشہ سے پہنتی تھی کانوں میں ائیر رنگز پہنے بہت جاذب نظر لگ رہی تھی۔

ماما کو وہ دیکھتے ہی بہت پیاری لگی۔

سوری سر آپ بزی ہیں میں بعد میں آجاؤں گی۔۔

وہ جانے کو مڑی تو اس نے پکارا۔

مس روشانے میری ماما سے ملیے۔۔

وہ آگے آئی ماما اپنی جگہ سے اٹھیں اور پیار سے اسے گلے لگایا۔

آؤ بیٹا بیٹھو میرے پاس۔۔

ماما نے ساتھ والی چیئر پہ اسے بیٹھنے کو کہا وہ جھجکتی ہوئی بیٹھ گئی ماما اس سے باتیں کرنے لگیں وجدان کی کال آئی تو وہ وہاں سے اٹھ لے چلا

گیا پندرہ بیس منٹ بعد وہ آیا تو روشانے اور ماما میں دوستی ہو چکی تھی۔

وہ مسکرایا۔۔

وجدان آپ مجھے گھر چھوڑ دو بیٹا۔۔

ماما اٹھیں۔

جی ماما۔۔

اوکے روشانے بیٹا اب میں چلتی ہوں۔۔

وہ اس کے گلے لگیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے آنٹی پھر دوبارہ آیئے گا۔

ضرور بیٹا اب تو انشاللہ آنا ہی پڑے گا بلکہ بہت جلد گھر آؤں گی آپ کے۔۔

شیور آنٹی کیوں نہیں موسٹ ویلکم۔۔

اسے بھی وجدان کی ماما بہت پسند آئی تھیں وہ خوشی سے بولی۔

گھر آکے اس نے ماما کو وجدان کی ماما کے بارے میں بتایا۔

تمہارے باس کے بابا کا نام کیا ہے؟

جہانگیر حیدر بابا پہلے وہ ہی سنبھالتے تھے سارا بزنس اب ان کا بیٹا سنبھالتا ہے۔۔

جہانگیر حیدر۔۔۔۔۔

بابا سوچ میں پڑ گئے۔

کیا ہوا بابا؟؟

ایک جہانگیر کالج کے زمانے سے میرا دوست تھا بعد میں وہ باہر چلا گیا تھا اور ہم نے بھی شفٹنگ کر لی تھی تب سے اب تک رابطہ نہیں میں سوچ رہا ہوں کہیں یہ وہی تو نہیں۔۔

پتا نہیں جاوید لیکن آپ تو کہہ رہے ہیں وہ باہر چلا گیا تھا تو پاکستان کیوں آئے گا۔۔

ہممم۔۔۔شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔

آج سنڈے تھا وجدان نے روشانے کو فون کیا۔

ہیلو اسلام علیکم۔۔

وعلیکم السلام مس روشانے کیسی ہیں آپ؟

الحمداللہ سر میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟؟؟

فائن۔۔

کیسے فون کیا سر؟؟

روشانے نے پوچھا۔

موبائل سے۔۔

وجدان نے دوبدو جواب دیا روشانے ہنسی۔

آئی مین کیوں فون کیا؟؟

کیوں نہیں کرنا چاہیے تھا؟؟

ایسی بات نہیں ہے سر میرا مطلب ہے سب خیریت ہے؟

ہاں جی سب ٹھیک ہے دراصل ماما بابا آپ کے گھر آنا چاہ رہے ہیں آج شام۔۔

سب خیریت۔۔۔؟؟؟

جی جی۔۔

شیور سر مجھے بہت خوشی ہو گی۔۔

مجھے بھی۔۔

وجدان نے کہا اور مسکرا دیا۔

وجدان سے بات کرنے کے بعد وہ ماما بابا کو بتانے بھاگی۔

شام کو وہ لوگ آگئے تھے جاوید صاحب کی سوچ درست نکلی تھی وہ ان کے دوست نکلے تھے کافی ٹائم کے بعد ایک دوسرے کو دیکھ کے وہ دونوں ہی بہت خوش تھے وانیہ بھی ساتھ آئی تھی سے بھی روشانے بہت پسند آئی دونوں میں اچھی دوستی ہو گئی تھی روشانے نے اسے اپنا گھر دکھانے لے گئی ولید بھی آیا ہوا تھا وہ بھی ملا دونوں فیملیز میں اچھے مراسم بن گئے تھے جاوید صاحب نے زبردستی انہیں رات کے کھانے پہ روک لیا تھا رات کا کھانا کھانے اور چائے کے دور کے بعد وہ لوگ جانے کے لیے اٹھے مہرالنساء نے روشانے کو گلے لگایا۔

آنٹی پھر آیئے گا۔۔

جی بیٹا ضرور۔۔

بھائی صاحب اب جب ہم دوبارہ آئیں گے تو خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔ انہوں نے روشانے کی طرف دیکھ کر کہا روشانے ایک دم ٹھٹکی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

دو دن بعد جہانگیر حیدر کا فون آیا جاوید صاحب اور وہ کچھ بات کرنے لگے تھوڑی دیر بعد جاوید صاحب آئے اور ماما سے کہنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان لوگوں نے ہماری روشانے کا رشتہ مانگا ہے۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے لوگ بھی اچھے ہیں۔۔

ماما خوش تھیں۔

ہمم۔۔۔میں نے سوچنے کا ٹائم لیاہے آپ روشانے سے بھی پوچھ لیں۔

جی ٹھیک ہے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ماما نے روشانے سے اس رشتے کے بارے میں بات کی تو وہ شاکڈ رہ

گئی۔

بٹ ماما وہ میرے پاس ہیں۔۔

ہاں بیٹا ہیں پر اس سے کیا فرق پڑتا ہے لڑکا اچھا ہے خاندان اچھا ہے اور سب سے بڑی بات کے تمہارے بابا انہیں جانتے ہیں۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے ماما پر۔۔۔۔اچھا مجھے تھوڑا وقت چاہیے سوچنے کے لیے۔۔

اوکے بیٹا جتنا ٹائم لینا ہے لے لو آج تمہارے بابا وجدان سے ملنے کا کہہ رہے تھے دیکھتے ہیں اب۔۔

انہوں نے اسے پیار کیا اور وہاں سے چلی گئیں روشانے نے بابا سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

بابا اور ولید کو وجدان بہت اچھا لگا تھا ان کی طرف سے تو ہاں تھی پر بس روشانے کی ہاں کا انتظار تھا۔

جاوید صاحب اسٹڈی روم میں بیٹھے بک پڑھ رہے تھے روشانے کے آنے پر بک دائڈ میں رکھی۔

کیا ہوا بیٹا خیریت ہے سب؟؟

جی بابا کچھ بات کرنی ہے۔

وہ تھوڑا جھجک رہی تھی۔

جی بیٹا کھل کے کہو ویسے بھی ہم اچھے دوست بھی تو ہیں نا۔۔

بابا نے مسکرا کے کہا۔

جی بابا وہ بابا میں کہنا چاہتی ہوں کہ وجدان حیدر کے پرپوزل کو ہاں کرنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہے پر ایک طرف دیکھا جائے تو وہ میرے باس ہیں فرض کریں میں ہاں بھی کردوں تو میرا آفس اسٹاف کیا کہے گا اور باقی لوگ۔۔

بابا اس کی بات پہ مسکرائے۔

بیٹا میں وجدان سے ملا ہوں وہ Sensible بندہ ہے وہ سب سنبھال لے گا اور رہی بات باس کی تو تم بس یہ بات یاد رکھو کہ وہ تمہارے بابا کے دوست کا بیٹا ہے۔

اوکے بابا۔۔

وہ کچھ سوچ کے بولی۔

اگر آپ کو سب ٹھیک لگتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

یعنی میں اپنی بیٹی کی ہاں سمجھوں؟؟؟

جی بابا۔۔

وہ سر جھکا کے بولی تو بابا نے اسے گلے لگا لیا۔

مجھے تم سے یہ ہی امید تھی بیٹا۔۔

جاوید صاحب مسکرائے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماما انہوں نے جواب نہیں دیا؟؟

وجدان نے پوچھا۔

بیٹا انہوں نے سوچنے کا ٹائم مانگا ہے۔

ماما تین دن ہو گئے اب تو۔۔

وجدان بے صبری سے بولا تو ماما ہنس دیں۔

بیٹا وہ سوچ کے ہی جواب دیں گے نا۔۔

پر۔۔۔۔۔۔

اتنے میں بابا آئے۔

مبارک ہو بھئی ان کی طرف سے ہاں ہے۔۔

بابا خوش ہو کے بولے اور وجدان کو گلے لگایا۔

اب خوش ہو برخودار انگلیوں پہ دن گن رہے ہو کب سے۔

بابا نے چھیڑا تو وہ جھینپ گیا ماما نے بھی گلے لگایا اور اس کا ماتھا چوما۔

اللہ ایسی ہی تمہیں خوش رکھے۔

ماما نے دعا دی تو وہ مسکرا دیا وانیہ جو اتنی دیر سے خاموش تھی بولی۔

ماما دیکھیں آج تو بھائی کی مسکراہٹ ہی ختم نہیں ہو رہی ورنہ تو مسکراتے ہی نہیں ہیں کبھی۔۔

تو ماما ہنس دیں وجدان نے اسے گھوری دی تو وہ بھی ہنس دی۔

ان کا ارادہ منگنی کا تھا پر وجدان نے نکاح پہ زور دیا تو بات نکاح پہ ڈن ہوئی اور اگلے سنڈے کو نکاح کی تقریب رکھی گئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

نکاح میں ایک ہفتہ تھا اور وہ ثنا کے ساتھ شاپنگ پہ آئی ہوئی تھی کہ کسی نظر اس پہ پڑی وہ جو کوئی بھی تھا اس ملک کا نہیں تھا روشانے اسے بہت اچھی لگی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

نکاح کا دن بھی آپہنچا روشانے وائٹ کلر کی پاؤں کو چھوتی فراک میں اور بلڈ ریڈ کلر کے دوپٹے میں دلہن بنی بہت پیاری لگ رہی تھی۔
وجدان بھی وائٹ کلر کے کرتے میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا نکاح بخیر و عافیت ہو گیا تھا وہ روشانے آفندی سے روشانے وجدان حیدر بن گئی تھی۔

وجدان تو بہت بہت خوش تھا نکاح کے تین چار دن بعد وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی وہ بہت کنفیوز ہو رہی تھی آفس پہنچی تو وہاں آفس ممبرز نے اس کا پرتپاک استقبال کیا وہ بہت حیران تھی وہ اپنے آفس میں آئی تو تھوڑی دیر میں بعد وجدان نے اسے اپنے آفس روم میں بلایا دروازہ نوک کیا۔۔

کم ان۔۔۔

روشانے اندر آئی۔

ویسے اب تمہیں نوک کرنے کی ضرورت تو نہیں ہے روشانے۔۔

وہ یک دم بے تکلف ہوا۔

جی۔۔۔جی سر۔۔

وہ جھجکی۔

ویلکم مائے سویٹ وائف۔۔۔

ویلکم کس لیے یہ میرا فرسٹ ڈے تو نہیں ہے۔۔

وہ نظریں جھکائے بولی۔

روشانے آفندی کا فرسٹ ڈے نہیں ہے پر روشانے وجدان حیدر کا فرسٹ ڈے ضرور ہے۔۔

وہ پیار سے بولا۔

آیئے۔۔۔

وہ اس کے سامنے آکے کھڑا ہو گیا وہ اس کے سامنے نظریں جھکائے

کھڑی تھی چہرہ گلابی ہورہا تھا وہ بار بار انگلیاں مروڑ رہی تھی وہ مسکرایا اور اس کا ہاتھ تھاما اپنی جیب سے ایک ڈبی نکالی اس میں ایک ڈائمنڈ رنگ تھی وجدان نے وہ رنگ اس کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنا دی اور اس کے ہاتھ کو چوما۔۔روشانے گھبرائی۔

یہ تمہارے لیے۔۔

وجدان مسکرایا۔

میں۔۔۔میں جاؤں؟؟؟

روشانے بولی۔

اتنی جلدی۔۔۔۔۔۔یہاں بیٹھو کچھ دیر۔۔۔میرے ساتھ آؤ۔۔

وہ اسے لے کر اپنی چیئر کی طرف گیا اور اسے اپنی چیئر پہ بٹھایا اور خود زمین پہ اس کے پاس آ کے بیٹھ گیا اور اس کے حنائی ہاتھ تھام کے بولا۔

خواب لگتا ہے یہ سب مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم میری ہو گئی ہو۔۔

وہ اک جذب کے عالم میں بولا روشانے اسے دیکھنے لگی۔

تمہیں پتا ہے مجھے تم سے پہلی نظر کی محبت ہوئی تھی اس وجدان کو جو لڑکیوں سے دور بھاگتا تھا تمہیں پتا ہے ائیر پورٹ پہ میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تمہیں یاد ہے تم مجھ سے ٹکرائیں تھیں۔۔

روشانے کو یاد آیا وہ اپنی دوست کو چھوڑنے گئی تھی اور اس سے مل کے آرہی تھی کہ جب وہ کسی سے ٹکرائی تھی پر وہ تو بھول بھی گئی تھی۔

اس دن تمہاری آنکھوں نے مجھے ڈسٹرب کرنا شروع کردیا تھا اور اسے اتفاق ہی کہہ لو کہ تم میرے آفس میں جاب کرنے آئیں اور اب تم میرے ساتھ ہمیشہ رہو گی۔۔یہ جگہ جہاں تم بیٹھی ہو یہ اب تمہاری ہے اور سامنے بیٹھا یہ شخص بھی اب تمہارا ہے روشانے۔۔

وہ اس کے ہاتھ پہ زور دے کر بولا۔

وہ اٹھا تو روشانے بھی کھڑی ہو گئی۔

آئی لو یو روشانے۔۔

وجدان نے کہتے اس کو اپنے ساتھ لگایا۔

آئی لو یو ویری ویری مچ۔۔

روشانے شرمائی۔

اب جاؤں سر۔۔؟؟

وجدان کو اس بات کی توقع نہیں تھی کہ وہ یہ بولے گی اس نے اس کے چہرے کو دیکھا جو کہ سرخ ہو رہا تھا وہ ہنسا۔

جاؤ اور ہاں یہ سر سر بولنا چھوڑ دو یار۔۔

پھر کیا بولوں؟

روشانے معصومیت سے بولی۔

تمہیں جو بھی بولنا ہے وہ بولو بٹ پلیز سر نہ بولنا۔۔

وہ ہنسی۔

اوکے سر۔۔۔پسسس۔۔۔۔۔سوری۔۔

اس نے زبان دانتوں تلے دبائی وجدان ہنس دیا تو وہ بھی مسکرا دی۔

کیا چاہتے ہو تم رالف اب؟؟

جینی نے رالف سے غصے میں پوچھا۔

میں روشنی سے ملنا چاہتا ہوں۔۔

واااااٹ۔۔۔۔اس کی زندگی الریڈی تم برباد کر چکے ہو اب کیا چاہتے ہو ہاں؟؟؟

پلیز جینی۔۔

تمہاری وجہ سے وہ دو سال سے یہ سزا بھگت رہی ہے صرف اور صرف تمہاری وجہ سے۔۔

جینی میں اس سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔

جینی۔۔۔جینی۔۔؟؟

دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی تھی۔

شام میں وہ ثنا کے ساتھ پارک آئی ایک بینچ پہ بیٹھ کر وہ دونوں باتیں کرنے لگیں کہ ایک بال اڑتی ہوئی آ کے ثنا کو لگی روشانے نے بال پھینکنے والے کو دیکھا وہ جو کوئی بھی تھا اس ملک کا نہیں تھا۔

اندھے ہو دکھائی نہیں دیتا۔۔

روشانے غصے سے بولی وہ پرشوق نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

آئی ایم سوری میم ان کو چوٹ تو نہیں آئی۔۔؟

میں ٹھیک ہوں اٹس اوکے۔

ثنا نے کہا۔

بٹ آپ کی دوست کا موڈ خراب ہے ابھی بھی۔۔

وہ بات کو طول دینے کو بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اکسکیوزمی مسٹر فری ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اینڈ اب آپ یہاں سے جا سکتے ہیں۔۔

روشانے نے لحاظ برائے طاق رکھ کے کہا۔

روشانے اسٹاپ یار۔۔

ثنا نے روشانے کو چپ ہونے کا کہا۔

آپ یہاں کے تو نہیں لگتے۔۔

ثنا نے کہا۔

یس میم میں یہاں کا نہیں بوسٹن سے آیا ہوں۔۔

اوہ اچھا اچھا سو کیسا لگا ہمارا ملک۔۔؟

ثنا فوراً خوشی سے بولی۔۔تو یوں بے تکلف ہونے پر روشانے نے اسے گھور کر دیکھا۔

ملک بھی بہت خوبصورت ہے اور ملک کے لوگ بھی۔۔

اس نے روشانے کی طرف دیکھ کر کہا تو روشانے بولی۔

تم نے اگر ان مسٹر کے ساتھ گپے مارنے ہیں تو مارو میں گھر جا رہی ہوں۔۔

اور وہاں سے چلی گئی تو ثنا بھی اس کے پیچھے بھاگی پیچھے وہ لڑکا بہت دلچسپی سے روشانے کو جاتا دیکھ رہا تھا۔

آئی لائک اٹ مجھے ایسی ہی لڑکیاں اچھی لگتی ہیں اب تو اس کے بارے میں سب کچھ پتا کرنا پڑے گا۔۔

وہ خود سے بولا۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

سنڈے کی شام کو وجدان نے روشانے کو کال کی۔

اسلام و علیکم۔۔

وعلیکم السلام بیوی کیسی ہو؟؟

ٹھیک ہوں آ۔۔۔آپ کیسے ہیں؟؟

یہ تم اتنا جھجکتی کیوں ہو ہاں شوہر ہوں حق سے مخاطب کیا کرو۔۔

جی۔۔۔

کیا جی؟؟؟

کچھ نہیں۔۔

روشانے بولی۔

اچھا سنو رات کو تم میرے ساتھ ڈنر پہ چل رہی ہو۔

میں؟؟؟

روشانے حیرانی سے بولی۔

نہیں تمہاری پڑوسن۔۔

وجدان بولا تو وہ ہنس دی۔

مجھے پتا ہے آپ مجھے بول رہے ہیں۔۔

بہت سمجھدار ہو تم تو۔۔۔

وجدان ہنسا۔

آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں؟؟

روشانے سریس ہو کے بولی۔

میری یہ مجال بیوی کہ آپ کا مذاق اڑائے یہ ناچیز۔۔

وجدان ایسے بولا تو ہنس دی۔

اچھا تم ریڈی رہنا میں تمہیں پک کرلوں گا۔

بٹ ماما بابا۔۔۔۔۔

میں ان سے خود بات کرلوں گا۔

وجدان نے اس کی مشکل آسان کی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے تیار رہنا اور ہاں ریڈ کلر کا ڈریس پہننا میرا فیورٹ ہے۔

وجدان نے فرمائش کی تو وہ جھینپی۔

اوکے۔۔

وہ فون رکھنے لگی تو وہ پھر بولا۔

سنو۔۔آئی لو یو روشانے۔۔

روشانے شرمائی۔

تھینک یو۔۔

اور فون رکھ دیا وجدان کتنی ہی دیر تک فون کو مسکراتے ہوئے دیکھتا رہا۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

اس نے روشانے کے بارے میں ساری معلومات لے لی تھی اس کو پتا چلا کہ کچھ دن پہلے اس کا نکاح ہوا ہے تو پہلے تو وہ سیڈ ہوا پھر اس کے دل میں ایک خیال آیا آخر کو وہ اپنی ضد کا غلام تھا اور روشانے اس کی اب سب سے بڑی ضد بن چکی تھی اس نے کچھ سوچا اور اپنی

پلاننگ پہ مسکرا دیا۔

نکاح ہوا ہے تو کیا ہوا نکاح ٹوٹ بھی تو سکتا ہے۔

وہ خود سے بولا۔

وجدان نے روشانے کے پیرنٹس سے بات کرلی تھی رات کو وجدان اسے لینے آیا ماما بابا سے ملا۔

میں روشانے کو بلاتی ہوں۔۔

تھوڑی دیر بعد ماما روشانے کو لے کر آئیں وجدان نے روشانے کو دیکھا وہ وجدان کو آج ساری خوبصورتیوں کو مات دیتی لگی ریڈ کلر کی فراک زیب تن کیے لمبے بالوں کو کھلا چھوڑے نازک سی جیولری اور ہلکے سے میک اپ نے اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیے تھے وجدان نے اپنی فیلنگز پہ کنڑول کیا۔

اچھا انکل آنٹی اب ہم چلتے ہیں۔

وجدان بولا اور دونوں کو خدا حافظ کہہ کر وہ لوگ باہر آئے وجدان نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا وہ بیٹھی تو ڈرائیونگ سیٹ پہ آکے

بیٹھا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو روشی۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

تھینک یو۔

وہ جھینپی۔۔

سوچ رہا ہوں کہ کچھ دن تک رخصتی کرواہی لوں تمہاری اور اپنے گھر لے ہی آؤں۔۔

روشانے کو ڈھیروں شرم نے آ گھیرا۔

کیا بولتی ہو کروا لوں۔۔؟

وجدان نے چھیڑا۔

نہیں۔۔۔

کیوں؟؟؟

ایسے ہی۔۔۔

ایسے ہی کیوں۔۔؟

وہ دوبدو پوچھے جا رہا تھا۔

مجھے نہیں پتا۔۔

کیوں نہیں پتا۔

اففففف وجدان کتنے سوال کرتے ہیں آپ۔۔

وجدان نے جھٹکے سے سائیڈ میں گاڑی روکی۔

کیا ہوا؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشانے حیران ہوئی۔

پھر سے بولو۔۔۔

کیا۔۔؟؟

جو پہلے کہا۔۔

کیا کہا میں نے؟؟

وہ معصومیت سے بولی۔

نام لو دوبارہ سے میرا۔۔۔

وجدان۔۔۔

روشانے مسکرا کے بولی تو وجدان نے بے اختیار اس کے کندھے پہ بازو حمائل کیا اور اسے خود سے قریب کیا۔

وجدان آ۔۔۔آپ۔۔۔۔

ششش۔۔۔۔۔

اس نے اس کے ہونٹوں پہ اپنی انگلی رکھ کے اسے چپ کرایا اس وقت سڑک پہ ٹریفک کم تھی۔

آج میں بہت خوش ہوں کیونکہ پہلی بار تم نے مجھے میرا نام لے کے مخاطب کیا ہے آج تمہاری محبت میرے دل میں اور بڑھ گئی ہے اب اور نہیں رہ سکتا میں تمہارے بغیر۔۔بات کرتا ہوں میں تمہاری رخصتی کی۔۔۔

روشانے ایک دم دور ہوئی اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

نہیں پلیز ابھی رخصتی نہیں ابھی تو نکاح ہوا ہے ہمارا۔۔۔

سو یار بیوی ہو تم میری۔۔

جی وہ سب تو ٹھیک ہے پر پلیز ابھی نہیں۔۔

وہ لجاجت سے بولی تو وہ ہنس دیا۔

اوکے بابا اور کوئی حکم۔۔؟؟؟

نہیں بس۔۔۔

وہ نظریں جھکائے مسکرا کر بولی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ڈنر کے بعد اس نے روشانے کو گھر ڈراپ کیا اور خود بھی گھر آکر فریش ہوا فریش ہونے کے بعد وہ وہ تصویریں دیکھنے لگا جو اس نے اور روشانے نے ایک ساتھ بنائی تھیں وہ دیکھ کر مسکرا دیا وجدان نے سیل آف کرنے سے پہلے روشانے کو میسج کیا جو کہ روز سونے سے پہلے کرتا تھا اور بیڈ پر لیٹ گیا روشانے کو سوچتے سوچتے جانے کب اسے نیند آگئی اسے پتا نہ چلا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

روشانے سونے کے لیے لیٹی تو وجدان کا میسج آیا۔

آئی لو یو روشانے۔۔

وہ مسکرا دی یہ وہ میسج تھا جو اسے دن میں پتا نہیں کتنی بار آتا تھا بھلے روشانے آفس میں ہو یا نہ ہو روشانے اس تین لفظی میسج کو دن میں کئی کئی بار پڑھتی ان تین لفظوں میں بہت سے مفہوم پنہاں تھے جنہیں وہ روز محسوس کرتی روز جیتی اب تو اسے عادت ہو گئی تھی اس کے میسجز کی۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

اس نے آج روشانے کو ایک ہوٹل میں دیکھا تھا کسی کے ساتھ یقیناً وہ اس کا شوہر تھا اسے دیکھ کر اسے بہت غصہ آیا لیکن اس نے اپنے غصے کو کنڑول کیا اور سہی وقت کا ویٹ کرنے لگا۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

اگلے دن جینی نے روشنی کو رالف کی کال کا بتایا۔

روشنی وہ رالف تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔۔

واااااٹ اتنا سب ہونے کے باوجود اب وہ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتا ہے؟؟؟

وہ تم سے معافی مانگنا چاہتا ہے اپنے کیے کی۔۔

نو نیور میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔

اس نے غصے سے کہا اور چلی گئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ اب روشانے سے دوستی کرنا چاہتا تھا اس لیے ہر اس جگہ پہ جاتا جہاں وہ وہ موجود ہوتی ایک طرح سے وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا اور روشانے کے قریب آنے کے لیے اس نے ثنا سے میل جول بڑھانا شروع کردیا۔

اب اکثر پارک جاتا کیونکہ ثنا اور روشانے وہاں ہوتی تھیں اس شام بھی وہ دونوں پارک میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں کہ وہ چلا آیا۔

اوہ ہائے ہاؤ آر یو؟؟؟

ثنا نے اس سے پوچھا۔

فائن یو سے۔۔؟

آئم آلسو فائن۔۔

ثنا نے خوشدلی سے جواب دیا۔

روشانے چپ بیٹھی تھی کہ ثنا بولی۔

روشانے یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں اس شہر کی سیر کروائیں۔

روشانے نے ایک دم گھور کے دیکھا۔

اور وہ کیوں۔۔۔؟؟

کیونکہ یہ یہاں فرسٹ ٹائم آئے ہیں تو انہیں پتا نہیں ہے اس جگہ کا۔۔

تو اتنے دن یہ کیا کر رہے تھے اور سیر کے لیے انہیں ہم ہی ملے ہیں؟

اوففف روشانے یہ دوست ہیں اب ہمارے سو پلیز نا اور سوال نہ کرو اور بتاؤ۔۔

روشانے نے کچھ سوچا اور پھر بولی۔

ٹھیک ہے۔۔

اوہ تھینک یو۔۔۔

روشانے وہ خوش ہو کر بولا۔

پر۔۔۔۔

پر کیا روشی۔۔۔

ثنا بولی۔

یار ماما بابا سے تو میں پوچھ لوں گی بٹ کہیں وجدان کو برا نہ لگے۔۔

تمہارا ہزبینڈ کیا اتنا نیرو مائنڈ ہے؟

وہ بولا تو روشانے ایک دم غصہ ہوئی۔

یو جسٹ شٹ اپ اوکے وہ نیرو مائنڈ نہیں ہیں میرے لیے کانشنس ہیں اور یہ تمہارا ملک نہیں ہے جہاں ہر کوئی آزاد گھومتا پھرتا ہے یہ پاکستان ہے یہاں کے آدمی جتنے اوپن مائنڈ ہوں لیکن اپنی وائف کو غیر آدمیوں کے ساتھ گھومنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

تو اسے یہ بول دو کہ تم نے اپنی دوست کو لے کر جانا ہے گھمانے وہ کونسا تمہاری جاسوسی کرے گا۔۔

اس نے سکون سے کہا۔

تم مجھے یہ کہہ رہے ہو کہ میں اپنے شوہر سے جھوٹ بولوں۔۔؟

اس میں جھوٹ کیا ہے روشانے میں تم دونوں کا دوست ہی ہوں اور باہر سے آیا ہوں۔

ہاں روشی پلیز۔۔

پھر ثنا اور اس نے بہت سمجھایا تو وہ مان گئی۔

اوکے۔۔۔

پر اندر سے اس کا دل بہت گھبرایا ہوا تھا اسے خود بھی نہ پتا تھا کہ وہ اپنی بربادی پہ قدم رکھنے جا رہی ہے۔

اور دوسری طرف اسے اپنی فتح بہت قریب سی نظر آ رہی تھی۔

وجدان آفس میں بیٹھا روشانے نے اسے فون کر کے بتادیا تھا کہ وہ 2 دن کی چھٹی کرے گی۔

خیریت روشانے سب ٹھیک تو ہے نا؟؟

اس نے پوچھا۔

جی سب ٹھیک ہے۔

پھر دو دن کی چھٹی کس بات کی تمہیں پتا ہے نا میرا دن نہیں گزرتا تمہارے بغیر۔۔۔

روشانے ہنسی۔

دو دن کی ہی تو بات ہے۔۔

تم مجھ سے پوچھو دو دن کتنے زیادہ ہوتے ہیں خیر چھوڑو یہ بتاؤ کیوں نہیں آؤ گی؟

روشانے کا دل چاہا سچ بتا دے لیکن پھر اس نے سوچا وہ کتنی محبت کرتا ہے اس سے کہیں برا نہ لگے اسے تب ہی بولی۔۔

وہ۔۔۔میری دوست آئی ہوئی ہے باہر سے تو اس نے ضد کی ہے کہ میں اسے اپنا سٹی دکھاؤں۔۔

روشانے نے پہلی بار اس سے جھوٹ بولا تھا اس لیے گھبرا رہی تھی۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے اوکے انجوائے کرو۔۔

تھینک یو۔۔

کہہ کر اس نے فون رکھ دیا روشانے جھوٹ بول کر بہت گلٹی فیل کر رہی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ آفس سے نکل رہا تھا کہ وجدان کے پاس ان نون نمبر سے کال آئی۔

ہیلو وجدان اسپیکنگ۔۔

کیسے ہو وجدان؟؟

کون بات کر رہے ہیں؟؟؟

آپ ہمیں جان کر کیا کریں گے روشانے کا سنائیں کیسی ہیں؟

آپ کیسے جانتے ہیں میری بیوی کو۔۔؟

انہیں کیسے نہیں جانیں گے ہم وجدان صاحب۔۔۔کچھ سال پہلے وہ اسی طرح ہمارے ساتھ بھی تھیں۔

واااااٹ کیا بکواس کر رہے ہو تم منہ سنبھال کے بات کرو ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا ہاں سچائی ہمیشہ کڑوی ہی ہوا کرتی ہےاگر یقین نہیں آتا تو خود جا کے دیکھ لیں کہ وہ اس وقت کہاں اور کس کے ساتھ ہیں۔۔

مجھے کچھ نہیں جاننا بھروسہ ہے مجھے اس پر۔۔

وہ غصے سے بولا۔

آپ کی مرضی میں آپ کو میسج بھیجتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں۔۔

اور کال کٹ گئ وہ غصے میں کتنی ہی دیر وہیں بیٹھا رہا۔

وہ لوگ آج سی ویو آئے تھے ثنا کو تو پانی سے ڈر لگتا تھا اس لیے وہ اور روشانے پانی کی طرف آگئے تھے سی ویو اس کی فیورٹ جگہ تھی وہ دونوں پانی انجوائے کر رہے تھے اور باتیں بھی کر رہے تھے یہ جانے بغیر کہ انہیں کوئی دیکھ رہا ہے اور پتھر کا ہو گیا ہے۔۔

وجدان صرف اپنے دل کی تسلی کے لیے وہاں گیا تھا پر جو اس نے دیکھا اسے بالکل یقین نہ آیا کہ وہ اس کی روشانے تھی گھر آ کے وہ کمرے میں بند ہو گیا ماما وانیہ سب نے بلایا بٹ اس نے دروازہ نہ کھولا وہ بہت ڈسٹرب تھا رات کو اس نے روشانے کو فون کیا۔

ہیلو۔۔

روشانے کس کے ساتھ گئی تھیں تم۔۔؟

آپ کو بتایا تو تھا۔

ہمم۔۔۔۔اچھا دوست کا نام کیا ہے؟

وہ یک دم بوکھلائی۔

ماریہ۔۔

اس نے کہا اور وجدان کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا اس نے فون رکھ دیا۔

آج ایک ہفتہ ہوگیا تھا وجدان نے کال اور میسج تک نہ کیا تھا وہ پریشان تھی آخر ایسا کیا ہوا تھا کہ وجدان نے اس ایک ہفتے میں بھی پلٹ کے نہیں دیکھا تھا وہ آفس جاتی تو وہ اس سے ملے بغیر چلا جاتا یا آتا ہی نہیں تھا اس نے سوچا آج وہ اسے خود کال کرے گی۔

دو تین بیل کے بعد فون اٹھا لیا گیا تھا لیکن فون اٹھانے والا خاموش تھا۔

ہیلو۔۔۔۔۔ہیلو وجدان؟؟

روشانے بولی اور پہلی بار وجدان کو اس کے منہ سے اپنا نام زہر لگا۔

وجدان ہیلو۔۔۔

وہ پھر بولی۔

ہمم۔۔۔۔

وہ بس اتنا بولا آنکھوں میں پھر جلن ہونے لگی تھی۔

آپ بات کیوں نہیں کر رہے؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشانے بولی۔

آپ کو پتا ہے میں آپ سے اس بات پہ ناراض بھی ہو سکتی ہوں۔۔

وجدان تلخی سے مسکرایا۔

اب فرق نہیں پڑتا۔۔

روشانے چونکی۔

جی۔۔۔

روشانے میں بزی ہوں۔

اور کہہ کے فون رکھ دیا روشانے کتنی ہی دیر فون جو دیکھتی رہی۔

شام میں وہ تینوں پارک میں موجود تھے اس نے یہ بات ثنا اور اس سے ڈسکس کی تو وہ بولا۔

تمہارے ہزبینڈ کا کہیں تم سے دل تو نہیں بھر گیا۔۔۔

اور ہنسا۔

وہ ایسے نہیں ہیں۔۔۔

سب ایسے ہی ہوتے ہیں اور ویسے بھی ان کے سرکل میں بہت سی خوبصورت گرلز ہوں گی آخر کو اتنا بڑا بزنس مین ہے۔

اس نے روشانے کے دل میں شک کا بیج بونا شروع کر دیا تھا۔

جو تمہیں دن میں سو بار یاد کرتا تھا اس نے تمہیں اتنے دن نہ پوچھا

کوئی سولڈ ریزن تو ہو گا نا یار۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہو سکتی مجھے لگتا ہے کہ انہیں اس جھوٹ کا پتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چل گیا ہے۔۔

روشانے سوچ کے بولی۔

یار انہیں کیسے پتا چلے گا جب تک ہم نہ بتائیں۔

ثنا نے کہا تو روشانے نے سر ہلایا اور سوچ میں پڑ گئی وہ اس کو دیکھتا ہوا دل ہی دل میں اپنی کامیابی پہ خوش ہو رہا تھا۔

اب ایسا اکثر ہونے لگا اور روشانے کو بھی یقین ہونے لگا کہ وہ اب کہیں اور انٹرسٹڈ ہے روشانے نے دوبارہ وجدان کو فون نہ کیا روشانے اس کی خاموشی کو کچھ اور رنگ دینے لگی تھی۔

وہ اپنا بولا گیا جھوٹ بھول چکی تھی اور جھوٹ کو بھلانے میں سب سے بڑا ہاتھ اس لڑکے کا تھا۔

اس نے کافی ساری پکس کھینچی تھیں روشانے اور اپنی اور کچھ ایڈیٹنگ کردی تھی بس اب اسے صحیح وقت کا انتظار تھا۔

سب ٹھیک تو ہے نا بیٹا وجدان اور تم میں۔۔؟

وہ گھر آئی تو ماما نے پوچھا۔

کیوں کیا ہوا ماما؟؟

کیونکہ اتنے دن سے وہ آیا نہیں ہے ایک ماہ ہو گیا ہے اسے تمہاری فون پہ بات تو ہوتی ہے نا اس سے تو پوچھنا۔۔

ماما ان کے پاس میرے لیے ٹائم نہیں ہے اب ان کی اپنی مصروفیات ہیں مجھے کیوں پوچھیں گے۔۔

وہ تلخی سے بولی تو ماما چونکی۔

ایسے نہیں بولتے بیٹا وہ بزی ہوگا تم خود فون کر لینا اسے۔۔

وہ اب انہیں کیا بتاتی بس جی کر کے اپنے کمرے میں آگئی اور کمرہ بند کر کے وہی بیٹھ گئی آنسو ٹوٹ ٹوٹ کے اس کی گود میں گرنے لگے۔

تم دھوکے باز ہو وجدان میں نے تو پوری سچائی کے ساتھ یہ رشتہ جوڑا تھا پر تم نے۔۔۔۔۔

اور رو دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com

وہ لیٹا ہوا تھا اس کے اندر کا حبس بڑھنے لگا تو وہ اٹھ کے بالکنی پہ آگیا کہ پھر سے اس نمبر سے کال آئی اس نے کال ریسیو کی۔

وجدان۔۔۔

کیوں فون کیا ہے؟

بس اتنا بتانے کے لیے کہ کچھ تصویریں بھیج رہا ہوں تمھیں تمہارے آفس ایڈریس پہ اہم ہیں دیکھ لینا اور ہاں پلیز روشانے کو مجھے دے دو واپس وہ جیسی بھی ہے میں گزارہ کر لوں گا تم۔۔۔۔

یو جسٹ شٹ یور ماؤتھ دفع ہو جاؤ آئندہ مجھے فون کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور رہی روشانے تو اسے میں خود دیکھ لوں گا۔۔

اس نے غصے میں کہہ کر موبائل دیوار پہ دے مارا۔

وہ آفس روم میں پہنچا ٹیبل پہ ایک پیکٹ پڑا تھا اس نے وہ پیکٹ اٹھایا

نبیل میرے آفس میں آؤ۔۔

اس نے نبیل کو فون کر کے بلایا وہ فوراً آیا۔

جی سر؟؟

یہ پیکٹ یہاں کس نے رکھا ہے؟

سر ایک بچہ آیا تھا وہ یہ دے کر گیا ہے آپ کا نام لکھا تھا تو میں نے یہاں رکھ دیا۔

اوکے تم جا سکتے ہو۔۔

اس کے جانے کے بعد وہ پیکٹ کی طرف متوجہ ہوا دھڑکتے دل کے ساتھ وہ کھولا اس میں کچھ تصاویر تھیں ایک کے بعد ایک وہ دیکھتا گیا اور غصہ اس کی آنکھوں میں بھرنے لگا دکھ،تکلیف،غصہ،کیا نہیں تھا اس کی آنکھوں میں اذیت سی اذیت تھی اسے گزرے ہوئے وہ دن یاد آئے جب روشانے اس کے ساتھ تھی اس ہنسی اس کی مسکراہٹ سب ایک ڈھونگ لگ رہا تھا اسے اس نے وہ ساری تصویریں پھینک دیں اور وہیں زمین پہ بیٹھ گیا۔

روشانے کیوں کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا میں نے تم سے پاکیزہ محبت کی تھی ایک پاکیزہ بندھن باندھا تھا تمہارے ساتھ پھر کیوں۔۔۔ کیوں روشانے۔۔

اس نے ہاتھوں میں اپنا سر رکھ دیا آنکھوں کے گوشے گیلے ہونے لگے تھے۔

میں اتنا بے بس ہو گیا ہوں روشانے کہ اتنا سب ہونے کے باوجود بھی میں تم سے نفرت نہیں کر پارہا کیونکہ تمہاری محبت میری رگوں میں خون کی طرح گردش کرتی ہے۔کاش روشانے تم ایسی نہ ہوتی تم بس میری روشانے ہوتیں صرف میری۔۔۔

وہ یوں ہی بیٹھا تھا کہ اس کا موبائل بجا وہی نمبر تھا اس نے کال ریسیو کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کیا رہتا ہے جو تم مجھے دکھانا چاہتے ہو بتاؤ اب اور بھی کچھ ہے جو تم مجھے دکھانا چاہتے ہو۔۔؟

ابھی تو نہیں پر بہت جلد امید ہے کہ پرسل مل گیا ہوگا اللہ حافظ۔۔

کہہ کے اس نے فون رکھ دیا وہ کتنی ہی دیر یوں ہی بیٹھا رہا۔

روشانے اب بہت گم سم رہنے لگی تھی ماما بابا کو اس کی فکر لگی رہتی تھی دو تین بار انہوں نے وجدان سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ

کچھ نہ بولا دوسری طرف وجدان کے پیرنٹس بھی فکرمند تھے۔

انہی دنوں ایک دن ثنا کا فون آیا۔

ہیلو روشانے۔۔۔آج رالف(وہی لڑکا جو باہر سے آیا تھا)کی برتھ ڈے ہے تو اس نے ہمیں اپنے ہوٹل میں بلایا ہے جہاں وہ ٹھہرا ہے۔

میں نہیں جا رہی۔۔۔

اوہ کم آن یار آجاؤ نہ وہ ویسے بھی کل پرسوں چلا جائے گا۔۔

بہت منتوں کے بعد وہ مانی۔

اوکے بٹ اسے کوئی اور جگہ نہیں ملی سلیبریٹ کرنے کی آکورڈ لگتا ہے۔۔

کیا آکورڈ لگتا ہے بس چلیں گے ہم۔۔

کہہ کے اس نے فون رکھ دیا۔رالف روشانے کے مائنڈ کو اپنے مطابق سیٹ کر چکا تھا وہ کافی حد تک وجدان سے متنفر تھی۔

اگلے دن وہ رالف کی طرف جا رہی تھیں دوسری طرف رالف نے وجدان کو فون کر کے اسے اپنے ہوٹل بلایا اسے جلد سے جلد سب

وائنڈ اپ کرنا تھا اسے یہ تو پتا چل گیا تھا کہ وجدان اسے طلاق نہیں دے گا اور نہ روشانے اس سے الگ ہو گی اپنی ہار اسے برداشت نہ تھی اس لیے اس نے طے کیا کہ وہ اگر اس کی نہیں ہو گی تو کسی کی نہیں ہو گی۔

جینی کسی کام سے روشنی کے کمرے میں آئی تو دیکھا روشانے اپنی الماری پھیلائے بیٹھی تھی اور ایک ایک چیز کو سیٹ کر کے رکھ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہو رہا ہے سویٹ۔۔

جینی نے کہا تو روشانے مسکرائی۔

یار اپنا سامان سیٹ کر رہی ہوں۔۔

میں ہیلپ کرواؤں۔۔؟؟

نہیں تھینک یو تم بیٹھو۔۔

اس نے بیڈ پہ سے کاغذات سائیڈ میں کیے اور اسے بیٹھنے کو جگہ دی۔

کیا سوچا تم نے پاکستان جانے کے بارے میں؟؟

روشانے کا کام کرتا ہاتھ رکا۔

کیا سوچنا ہے کچھ نہیں۔۔

روشنی ایسے زندگی کیسے گزرے گی تم نکاح شدہ ہو بجائے اپنے مسئلے کو سلجھانے کے اسے طول دے رہی ہو۔۔

جینی پلیز۔۔۔۔۔

وہ اس کے پاس پڑے کاغذات اٹھانے لگی تو بے دھیانی میں اس ہاتھ سے کچھ کاغذات گرے جینی نے بیٹھے بیٹھے وہ کاغذ اٹھائے اور دیکھنے لگی وہ اس کا برتھ سرٹیفیکیٹ تھا وہ دیکھ کے شاکڈ رہ گئی۔

روشانے آفندی۔۔۔

روشانے ایک دم پلٹی۔

تمہارا نام روشانے آفندی ہے؟؟؟پر تم نے تو کہا تھا کہ تمہارا نام روشنی ہے۔۔

وہ شاکڈ تھی۔

روشانے اور ثنا رالف کے ہوٹل پہنچیں جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا رالف نے دروازہ کھولا اور وہ اندر داخل ہوئیں۔

ہیپی برتھ ڈے رالف ۔۔

دونوں نے اسے وش کیا تو ہنسا۔

تھینک یو اینڈ تھینکس اگین یہاں آنے کے لیے۔۔

اٹس اوکے یہ تو فرض تھا ہمارا کیونکہ تم دوست ہو ہمارے۔

ثنا خوشدلی سے بولی۔

آؤ بیٹھو نا۔۔۔

نہیں ہم چلتے ہیں اب چلو ثنا۔۔

روشانے تھوڑا گھبرا بھی رہی تھی وہ یوں کسی کے ہوٹل روم میں نہیں آئی تھی۔

یہ کیا بات ہوئی ایسے کیسے جا سکتی ہو تم لوگ میں نہیں جانے دوں گا۔ رالف نے انہیں روکا تو وہ بیٹھ گئیں۔

آؤ کیک کاٹتے ہیں۔

ثنا بولی تو رالف بولا۔

اوہ ہو یار میں کیک لانا تو بھول ہی گیا رکو لاتا ہوں میں یہاں پاس میں ایک شاپ ہے۔۔

نہیں تمہارا کیک میں لاؤں گی۔۔

ثنا بولی اور اٹھ کر جانے لگی۔

پر۔۔۔تم کیوں؟؟؟

کیونکہ ہم دوست ہیں۔۔

اور جانے لگی رالف خوش تھا سب اس کے پلان کے مطابق ہو رہا تھا۔

میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔

روشانے گھبرا رہی تھی۔

ارے یہیں پاس میں شاپ ہے میں آتی ہوں تم بیٹھو۔۔

اس روشانے کو بٹھایا اور خود چلی گئی دروازہ رالف نے جان بوجھ کے کھلا چھوڑ دیا۔

یو اوکے؟؟

رالف نے پوچھا۔

ہمم۔۔۔

کافی۔۔

اس نے کافی کا مگ آگے بڑھایا اور جیسے ہی وہ پکڑنے لگی کافی کا کپ روشانے کے ہاتھ پہ گر گیا۔۔یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ روشانے سمجھ ہی نہیں پائی رالف اٹھ کے اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑا ٹھیک اسی وقت وجدان وہاں پہنچا اور یہ سب دیکھ کے اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا وہ آگے بڑھا اور دھکا دے کر رالف کو دور کیا اور روشانے کو کھینچ کے تھپڑ مارا۔

تو یہ ہے تمہاری نئ مصروفیات؟؟

وہ روشانے سے بولا۔

وجدان۔۔۔۔

چپ۔۔۔جو سننا تھا سن لیا جو دیکھنا تھا دیکھ چکا ہوں اور ابھی بھی تم

میں اتنی ہمت ہے کہ تم میرے سامنے یوں کھڑی ہو ویسے اس سے پہلے اور کتنوں کے ہوٹل میں یوں جا چکی ہو تم۔۔؟؟

رالف آگے بڑھا۔۔

یوں مسٹر زبان سنبھال کے بات کریں۔۔

تم چپ رہو میں اپنی بیوی سے بات کررہا ہوں۔

وجدان نے اسے باور کروایا۔

اور تم۔۔۔روشانے کیا سمجھا تھا میں تمہیں اور کیا نکلیں تم۔۔

روشانے سکتے کے عالم میں سن کھڑی تھی کیا وجدان بھی اس کے لیے ایسا کہہ سکتا تھا؟؟؟کیا اس کا وجدان اس پہ شک کر سکتا تھا؟؟؟

تم فریب ہو تمہاری محبت فریب ہے تمہاری ہر بات فریب ہے نہیں پتا تھا کہ میری بیوی بھی بد کردار عورتوں میں شامل ہے جسے میں نے بہت چاہا تھا جو میری زندگی تھی۔۔

بس۔۔۔وجدان بس دھوکا میں نے دیا یا تم نے فریب میں ہوں یا تم وجدان حیدر میں نے نہیں تم نے مجھے دھوکا دیا اسے بھلا دیا جس سے

تم نے نکاح کیا تھا اب مجھ سے پیچھا چھڑوانے کے لیے مجھ پہ الزام لگا رہے ہو۔۔

روشانے چیخ کر بولی۔

دھوکے باز میں نہیں تم ہو وجدان تم۔۔۔

وجدان تلخی سے ہنسا۔

افسوس روشانے تم میری محبت کبھی سمجھ ہی نہیں پائیں۔۔

ہونہہ محبت۔۔

کہہ کر روشانے نے منہ پھیر لیا آنسو تواتر سے اس کی انکھوں سے گر رہے تھے وجدان نے اسے بازوؤں سے تھاما اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

پتا ہے اب میں تم سے کتنی نفرت کرتا ہوں نفرت کرتا ہوں میں تم سے روشانے۔۔

روشانے کے آنسو ایک بار پھر بہنے لگے اس نے وجدان کی آنکھوں میں بے یقینی سے دیکھا۔

اون ہوں۔۔اب ان کا اثر نہیں ہوگا مجھ پہ۔۔۔تمہیں پتا ہے جب تم مجھے پہلی بار ملی تھیں تب ان آنکھوں سے محبت ہوئی تھی مجھے اور اب جب تم مجھ سے جدا ہو رہی ہو تو اب ان آنکھوں سے نفرت محسوس ہو رہی ہے۔۔

اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا۔

چلی جاؤ ایسے سنسان جزیرے پہ جہاں تمہارے علاوہ کوئی نہ ہو جہاں وجدان حیدر نہ ہو جہاں سے روشانے وجدان حیدر مجھے کبھی یاد نہ آئے چلی جاؤ دور چلی جاؤ مجھ سے بہت دور۔۔۔

اور کہتے ساتھ وہ رکا نہیں روشانے وہیں بیٹھتی چلی گئی اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی اتنے میں ثنا آئی تو روشانے کو روتا پایا۔

رالف کیا ہوا ہے یہاں اور وجدان بھائی اتنی غصے میں کیوں نکلے ہیں یہاں سے روشانے کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو۔؟؟؟

سب ختم ہو گیا ثنا سب۔۔

وہ روتے روتے بولی۔

رالف تم ٹھیک کہتے تھے مجھے چھوڑنا اس کے لیے آسان بات ہے۔میں

ان کی نظروں میں میں ایک بدکردار لڑکی ہوں مجھے چھوڑنے کے لیے اتنا رکیک الزام لگایا انہوں نے مجھ پر کبھی معاف نہیں کروں گی میں کبھی نہیں۔۔

اور اس کے بعد وہ اتنا روئی کے اسے سنبھلنا مشکل ہو گیا۔

بولو روشنی۔۔

ہاں میرا نام روشانے ہے جینی میں تو اس نئ دنیا میں خود کو کھونے آئی تھی یہ وہ نام ہے جسے دو سال سے اپنی زبان سے نہیں لیا پتا ہے کیوں۔۔۔کیونکہ اسے اس نام سے اب نفرت ہے جینی۔۔

مجھے پوری بات بتاؤ روشنی معاملہ کیا ہے۔۔

اور جینی کے کہنے پر روشانے نے ساری بات کہہ ڈالی۔

اوہ مائے گاڈ روشنی تم۔۔۔پاگل تھیں جو تم نے ایک اجنبی کی بات پہ بھروسہ کیا اور اپنے شوہر سے جھوٹ بولا۔

تم بھی مجھے بلیم کر رہی ہو؟اس نے کیا کیا میرے ساتھ وہ نظر نہیں آتا تمہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشنی اس نے جو کیا اس سچویشن میں کوئی بھی ہوتا تو یہ ہی کہتا یہ ہی کرتا غلطی تمہاری ہے نا تم جھوٹ بولتیں اور نا ایسا ہوتا تم۔۔اسے بے وفا کہتی ہو اب خود اندازہ کر لو کہ کیا سچ میں وہ ایسا ہے۔۔

مانتی ہوں کہ میں نے جھوٹ بولا پر اس کی اتنی بڑی سزا۔۔۔

روشنی زندگیاں برباد کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ جھوٹ کا ہی ہے۔۔

جینی نے کہا تو اس نے چونک کے جینی کو دیکھا۔

اور میرا مشورہ ہے کہ تمہیں پاکستان جانا چاہیے۔۔

پر جینی اس نے مجھ پہ جو الزام لگایا وہ۔۔۔۔

اس کے بارے میں تم اس سے بعد میں پوچھ لینا پہلے اس سے معافی مانگو۔۔

جینی اسے سمجھانے لگی اور اسے پاکستان جانے کے لیے منانے لگی۔

بوسٹن آنے کے بعد اس کی رالف سے ملاقات ہوئی وہ دونوں باتیں کرنے لگے رالف کے دوست کی کال آئی وہ اس سے بات کرنے کے

لیے آگے چلا گیا۔

ہاں یار کام تو ہوگیا تمہیں تو پتا ہے نا جو چیز میری نہیں ہو سکتی وہ کسی کی نہیں ہو سکتی روشانے بھی انہی چیزوں میں سے ایک ہے میرے لیے وہ میری نہیں ہوئی تو اس وجدان کی کیسے ہو سکتی تھی بس معاملہ ہی ختم کردیا میں نے۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تو وہ زور سے ہنسا اور مڑا تو دیکھا روشانے پیچھے ہی کھڑی تھی اور سب سن چکی تھی۔

روشانے تم۔۔۔

چٹاخ۔۔۔

روشانے نے ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پہ رسید کیا۔

اس ہی لائق ہو تم پوری زندگی برباد کرکے رکھ دی تم نے میری زندگی برباد کر دی تم نے سوچا بھی کیسے ہاں۔۔

اس نے رالف کا گریبان پکڑ لیا۔

تم مجھے پانا چاہتے تھے تم سے زیادہ خود غرض آدمی میں نے زندگی میں

نہیں دیکھا لعنت بھیجتی ہوں میں تم پہ۔۔

اور جانے لگی تو رالف نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

روشانے آئم سورررر۔۔۔۔

روشانے پلٹی اور ایک اور تھپڑ اس کے گال پہ مارا۔

آئندہ میرا ہاتھ پکڑنے تو کیا میرے سامنے آنے کی بھی جرأت نہ کرنا ورنہ جان لے لوں گی تمہاری۔۔

اور وہاں سے چلی گئی۔

جینی تم ٹھیک کہتی ہو میں پاکستان جانے کے لیے تیار ہوں ولید بھائی کی شادی بھی ہے اگلے ہفتے۔

گڈ۔۔۔

پر ہاں میں اس سے ناراض ہی رہوں گی۔

افففف توبہ لڑکی حد ہے اچھا بھلے ناراض رہنا پر پاکستان جاؤ تمہارے پیرنٹس نے کیا گناہ کیا ہے جو تم انہیں بھی دکھ دے رہی ہو۔

ہمم۔۔۔ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔

وہ سوچ کے بولی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

آج دو سال بعد اس نے پاکستان کی سرزمین پہ قدم رکھا تھا وہ خوش بھی تھی پر ایک اداسی اس کے اندر اترنے لی تھی وہ اپنی کیفیات سمجھ نہیں پارہی تھی بہت سی یادیں پھر سے تازہ ہوگئی تھیں اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں ائیر پورٹ پہ ماما بابا اور ولید بھائی اسے لینے آئے تھے وہ ان سے ملی اور سکون سا اس کے دل میں اترنے لگا اس کے پیرنٹس اسے دیکھ کے بہت خوش تھے بار بار ان کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں وہ گھر آئی اور اپنے کمرے میں فریش ہونے چل دی فریش ہو کر وہ کھانا کھانے بیٹھی تو ولید بولا۔

روشی۔۔۔اتنی لیٹ آئیں وہ بھی اپنے اکلوتے بھائی کی شادی میں دس از ناٹ فئیر۔۔

سوری بھائی۔۔

روشانے شرمندہ تھی۔

اب تو نہیں جائے گی نہ میری گڑیا۔۔

ماما پیار سے بولیں تو ولید بولا۔

اففف ماما یہ اب جائے گی ضرور بٹ اپنے سسرال۔۔

روشانے چونکی۔

ماما مسکرائیں۔

ہاں انشاللہ۔۔

ماما پلیز ابھی کوئی بھی بات نہ کی جائے میری شادی سے ریلیٹڈ۔۔

اوکے بیٹا کھانا کھاؤ تم۔۔

وہ چپ کر کے کھانا کھانے لگی کھانا کھانے کے بعد وہ اپنے روم میں جانے لگی تو ولید چلا آیا۔

تم تھکی ہوئی تو نہیں ہو روشی؟؟

نہیں بھائی کیوں کیا ہوا خیریت۔۔؟

ہاں بات کرنی تھی کچھ تم سے۔۔

جی بھائی آجائیں روم میں بیٹھ کے بات کرتے ہیں۔

جی بھائی کہیں۔۔

روشانے اور وہ بیڈ پہ بیٹھے تو روشانے بولی۔

گڑیا ماضی میں جو کچھ ہوا وہ سب بہت غلط ہوا تھا تمہارے ساتھ وہ۔۔ ولید بولنے لگا۔

وہ سب ایک مس انڈراسٹینڈینگ تھی۔۔۔

روشانے خاموشی سے سن رہی تھی۔

تم نے جب رالف کے بارے میں ہمیں بتایا گڑیا تو میں وجدان کے پاس گیا تھا اسے حقیقت بتانے پر پتا ہے اس نے کیا کہا اس نے کہا روشانے نے مجھ سے جھوٹ بولا اگر وہ سچ بولتی تو پھر مجھے ساری دنیا بھی بھڑکا دیتی نا تو مجھے یقین نا آتا روشانے گڑیا غلطی تمہاری ہے تمہیں اس سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔

میں مانتی ہوں بھائی میں نے جھوٹ بولا پر صرف اس لیے بولا کہ انہیں برا نہ لگ جائے صرف اس لیے اور انہوں نے مجھ پہ اتنا بڑا الزام لگایا۔۔

تو بیٹا الزام لگانے کا موقع دیا کس نے؟تم نے نا۔۔نا تم جھوٹ بولتیں اور نا ایسا ہوتا میں یہ نہیں کہتا غلطی تمہاری ہے غلطی وجدان کی بھی ہے پر۔۔۔پر اس غلطی میں سب سے زیادہ شراکت تمہاری ہے۔اس کو میں نے ساری بات بتائی تو اس کی حالت دیکھتیں تم روشی وہ ایک دو دفعہ بوسٹن بھی گیا تھا صرف تمہیں دیکھنے اور صرف تمہیں دیکھ کے آ گیا تم سے ملا نہیں کیونکہ شرمندہ تھا تم سے وہ روشی۔۔۔

روشانے کے دل کو کچھ ہوا۔

کیا۔۔۔

ہاں روشی۔۔

پر بھائی۔۔۔۔۔

روشی آپ کو اپنے ریلیشن کے بارے میں اب سوچنا ہوگا آنٹی انکل اب تمہیں اپنے گھر لے جانا چاہتے ہیں جب جینی نے ہمیں بتایا کہ تم پاکستان آرہی ہو تو انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ اب بس اب روشی کو منانا ہے تم اس بارے میں سوچو گی نا؟؟

اس نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے۔۔

اس نے سر ہلایا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

وجدان کو پتا چلا کہ روشانے پاکستان آگئی ہے تو وہ اس سے ملنے کو بے چین ہوا۔

کیا وہ معاف کرے گی غصے میں میں نے پتا نہیں کیا کیا بول دیا وہ مجھ سے بہت ناراض ہوگی بٹ میں اپنی روشانے کو منا لوں گا۔۔

اس نے مسکرا کے کہا اور روم سے باہر آیا تو ماما بابا اور وانی کہیں جانے کو تیار تھے۔

ماما بابا وانی کہاں جا رہے ہیں آپ لوگ۔۔؟

ہم روشانے بھابی کی طرف جا رہے ہیں۔

میں بھی چلتا ہوں۔

وجدان ایک دم تیار ہوا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ہم جا رہے ہیں اب تم روشی سے تب ملنا جب

وہ اس گھر میں آجائے گی۔

پر ماما وہ ناراض۔۔۔۔

تو ہم جا تو رہے ہیں منانے تمہارا کیا کام۔۔

ماما مسکرائیں۔

پر وہ آپ سے نہیں مجھ سے ناراض ہے۔۔

تو ہم بول تو رہے ہیں جب وہ یہاں آئے گی تب منانا اسے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر ماما۔۔۔

وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا تو وہ دونوں ہنس دیں۔

اوکے جائیں۔۔

اتنے میں بابا بھی روم سے نکلے۔

چلیں۔۔۔

انہوں نے کہا اور وہ چلے گئے۔

روشانے کے گھر جا کے وہ لوگ روشانے سے ملے اور روشانے کو رخصتی پہ منا کے ہی اٹھے ولید کے ولیمے پہ روشانے کی رخصتی قرار پائی۔

روشانے حیران تھی سب اتنی جلدی جلدی گیا تھا کہ اس کی شادی کی ڈیٹ بھی فکس ہوگئی تھی پر کہیں اس کا دل اندر سے بہت خوش بھی تھا اب سب کچھ سہی ہونے جا رہا تھا وہ مسکرائی۔

وجدان حیدر تم اپنی اب خیر مناؤ اتنی بھی آسانی سے معاف کرنے والی نہیں میں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور سوچ کے مسکرا دی۔

گھر آکر ماما بابا نے وجدان کو یہ خوشخبری سنائی تو اسے یقین ہی نہ آیا وہ سن کھڑا تھا کہ وانیہ بولی۔

کہاں کھو گئے بھائی یقین نہیں آ رہا کیا۔۔

وانیہ نے اس کے چہرے کے آگے ہاتھ لہرایا۔

کیا سچ میں روشانے نے ہاں۔۔۔

ہاں جی بھائی ہم سچ کہہ رہے ہیں اب بتائیں کیسے یقین دلاؤں۔۔

اس نے خوشی سے وانیہ اور ماما کو گلے لگایا۔

تھینک یو تھینک یو آپ دونوں کا۔۔۔

اور پھر بابا کے گلے لگا۔

ارے تھینک یو ہمارا نہیں اس کا کرنا جس نے اتنی غلطیوں پہ بھی تم سے صلاح کرنے کا سوچا۔

جی ماما کل جاتا ہوں میں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے کہا تھا نا میں نے تم نہیں جاؤ گے۔۔

پر ماما آپ ٹیپکل ماما تو نا بنیں۔۔

نہیں۔۔

ماما نے منع کیا تو اس نے منہ بنا لیا وہ تینوں ہنس دیے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اور پھر سب بہت جلدی جلدی ہوگیا آج اس کا اور ولید کا مایوں تھا روشانے پیلے جوڑے میں بیٹھی پھولوں کے زیور پہنے سادگی میں بھی

بہت حسین لگ رہی تھی ماما نے نظر لگنے کی ڈر سے اس کے چہرے پہ گھونگھٹ ڈال دیا تھا تھوڑی دیر میں اسے وجدان کے ساتھ لا کر بٹھایا گیا وہ بہت کنفیوز ہو رہی تھی دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا وجدان آج بہت ہی خوش تھا وجدان کا دل چاہ رہا تھا اسے دیکھنے کو اس لیے جیسے ہی رش کم ہوا اس نے ہاتھ بڑھا کے اس نے اس کا گھونگھٹ اوپر کرنا چاہا تو روشانے نے اس کے گھونگھٹ اوپر کرتے ہاتھ پہ ایک تھپڑ مارا اس نے فوراً سے ہاتھ پیچھے کیا۔

ناراض ہو۔۔۔؟

وجدان نے آہستہ سے پوچھا۔

روشانے کچھ نہ بولی پر دل ہی دل میں مزے سے بولی۔

اب تو بولتے رہیں آپ تھوڑا تنگ کرنا تو بنتا ہے نا وجدان۔۔۔

بتاؤ روشانے۔۔

وہ پھر بولا روشانے اسے معاف کر چکی تھی پر تھوڑا نخرا دکھانے میں کیا جاتا تھا۔

اتنے میں سب لوگ آگئے رسمیں کرنے تو وہ خاموش ہوگیا پر اسے یقین

ہو گیا تھا کہ روشانے اس سے سخت ناراض ہے۔

مایوں خیر خیریت سے ہو گیا تھا وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔

کیا وجدان اس سے ناراض نہیں ہے؟؟

اس نے خود سے پوچھا۔۔

کیا اتنی محبت کرتا ہے وہ مجھ سے۔۔

اور اس خیال کے آتے ہی وہ مسکرائی اتنے میں ماما چلی آئیں اسے مسکراتے دیکھ کے وہ بھی مسکرائیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا سوچا جا رہا ہے؟؟

کچھ نہیں ماما بس ویسے ہی۔۔

وہ جھینپی انہوں نے اس کا ماتھا چوما۔

اللہ تمہیں ایسے ہی ہمیشہ خوش رکھے آمین۔

انہوں نے اس دعا دی۔

ماما آپ مجھے بلا لیتیں۔۔

ارے نہیں بیٹا میں نے سوچا کہ آج اپنی بیٹی کے پاس جا کے اس سے باتیں کروں پھر یہ موقع پتا نہیں کب آئے۔

انہوں نے نم لہجے میں کہا تو روشانے ان کے گلے لگ کے رونے لگی۔

آج ولید کی بارات تھی روشانے نے اسی پیلے جوڑے میں بھائی کی شادی اٹینڈ کی وجدان پھر اسے دیکھ نا پایا تھا ماما اور وانیہ اس کی حالت دیکھ دیکھ کے ہنس رہی تھیں خیر وجدان کو جس دن کا انتظار تھا وہ دن بھی آ پہنچا وجدان آج بلیک کلر کی شیروانی میں کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا بارات پہنچ چکی تھی روشانے روم میں بیٹھی تھی بلڈ ریڈ کلر کے لہنگے میں جس پہ گولڈن سے نگوں کا کام ہوا تھا زیب تن کیے شرمائی لجائی سی دلہن بنی آج غضب ڈھا رہی تھی تھوڑی دیر کے بعد اسے اسٹیج پہ لایا گیا تو وجدان اسے دیکھ کے مبہوت رہ گیا۔

بس کر دے اب کیا ہونقوں کی طرح دیکھ رہا ہے باقی گھر جا کے دیکھ لینا بد حواس نہ ہو۔۔

شہیر اس کے کان میں بولا تو ایک دم وہ ہوش میں آیا روشانے کو وجدان کے برابر میں لا کے بٹھایا ان کی جوڑی چاند سورج کو شرما رہی

تھی دلہن تو دلہن دلہا پہ بھی رج کے روپ آیا تھا اور پھر رخصتی کا وقت بھی آپہنچا خیر خیریت سے رخصتی ہوئی اور اب وہ وجدان کے روم میں سیج پہ بیٹھی تھی وجدان نے روم کو بہت خوبصورت طریقے سے ڈیکوریٹ کیا تھا پورا کمرہ گلاب اور موتیا کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔

دروازے پہ دستک ہوئی تو وہ سیدھی ہو بیٹھی نظریں اور جھک گئیں۔ وجدان دروازہ لاک کر کے اندر آیا اور سلام کیا روشانے نے جان بوجھ کے جواب نہ دیا۔

روشانے ناراض ہو مجھ سے؟؟

وہ اس کے پاس آبیٹھا روشانے دل ہی دل میں مسکرائی۔

کچھ تو بولو یار۔۔

وہ کچھ نہ بولی تو وجدان نے اس کا ہاتھ تھاما۔

روشانے آئم سوری مجھے معاف کردو پلیز۔۔

وہ یوں بولا کہ روشانے کے دل کو ایک دم کچھ ہوا اس نے تو سوچا تھا وہ اسے تنگ کرے گی بٹ یہ تو نہیں چاہا تھا کہ وہ یوں اس سے معافی مانگے گا روشانے تڑپ اٹھی اور اپنے ہاتھ پیچھے کیے وجدان نے اس کی

طرف دیکھا۔

نہیں وجدان آپ معافی نہ مانگیں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے میں نے آپ سے جھوٹ بولا آئم سوری۔۔

روشانے بولی تو وجدان نے اس کا چہرہ اوپر کیا۔

میں تو تمہیں کب کا معاف کر چکا ہوں روشانے کیونکہ بہت محبت کرتا ہوں تم سے بہت۔۔۔

روشانے مسکرائی وجدان نے اس کے ہاتھ تھامیں اور ڈائمنڈ کے کنگن اس کے ہاتھ میں پہنا دیے۔

یہ تمہاری رونمائی کیسی لگی۔۔؟

بہت خوبصورت ہیں۔۔پر آپ نے تو کہا تھا کہ آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں اور میں آپ سے دور چلی جاؤں۔۔

روشانے کو ایک دم یاد آیا تو وہ بولتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی اور ونڈو کے پاس جا کے کھڑی ہوگئی وجدان اس کے پاس چلا آیا اور اسے کندھوں سے تھام کے خود سے قریب کیا روشانے کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا وہ اس کے کان کے قریب آکے بولا۔

میں نہیں چاہتا کہ تم کسی سنسان جزیرے پہ اکیلے جاؤ اور اگر جاؤ بھی تو میں تمہارا ہم قدم ہونا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ جب میں کچھ دیکھنا چاہوں تو تم اپنی آنکھیں میری آنکھوں پہ رکھ دو اور جب میں اپنی دھڑکن محسوس کرنا چاہوں تو وہ دھڑکن صرف اورصرف تمہاری ہو۔۔

وہ اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا اور وہ مبہوت ہوئے اسے سن رہی تھی۔

اتنی محبت۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشانے بولی تو وجدان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

نہ تم سے پہلے کوئی تھی نہ ہے اور نہ ہوگی ویسے تو میں کوشش کروں گا لیکن اگر کوئی آگئ تو گارنٹی نہیں دیتا۔۔۔

وجدان نے پہلے سریس اور پھر مذاق میں بات اڑائی تو روشانے نے ایک مکا اس کے سینے پہ مارا۔

اگر میرے علاوہ اس میں کوئی آئی نا تو توڑ پھوڑ کے رکھ دینا ہے میں نے اس دل کو۔۔

ہاااااہ۔۔۔روشانے آج کی رات اپنے شیلٹر کو توڑنے کی بات کر رہی ہو بہت ظالم ہو تم۔۔۔

ہاں تو میرے علاوہ یہاں کوئی آنا بھی نہیں چاہیے۔۔

اس نے اسے وارن کیا تو وہ ہنسا اور اس کے چہرے کو ہاتھوں میں لے کے بولا۔

آئی لو یو سو سو مچ مائے بیوٹی فل وائف۔۔۔

روشانے کو اپنے گال کا تھپڑ یاد آیا اس نے وجدان کے ہاتھ ہٹائیے۔

مجھے تھپڑ کیوں مارا تھا پتا ہے مجھے کتنا درد ہوا تھا۔

روشانے نروٹھے پن سے بولی تو وجدان نے اس کی کمر میں بازو حمائل کیا اور پھر سے اسے اپنے بے حد قریب کیا روشانے ایک دم بوکھلائی اور شرما کے نظریں جھکا لیں وجدان نے اس کا چہرہ اوپر کیا اور اس کے گال کو چوما روشانے کے تو ہوش ہی اڑ گئے دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا۔

اب تو درد نہیں ہوا نا اور کوئی شکایت۔۔؟

وجدان نے شرارت سے کہا تو روشانے نے شرما کے چہرہ اس کے سینے میں چھپا لیا وہ زور سے ہنسا۔

اب انہیں پتا تھا کہ ان کی زندگی ہمیشہ ایسے ہی خوش و خرم گزرنی تھی محبت ان کے دلوں میں دھڑکتی تھی۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین